www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

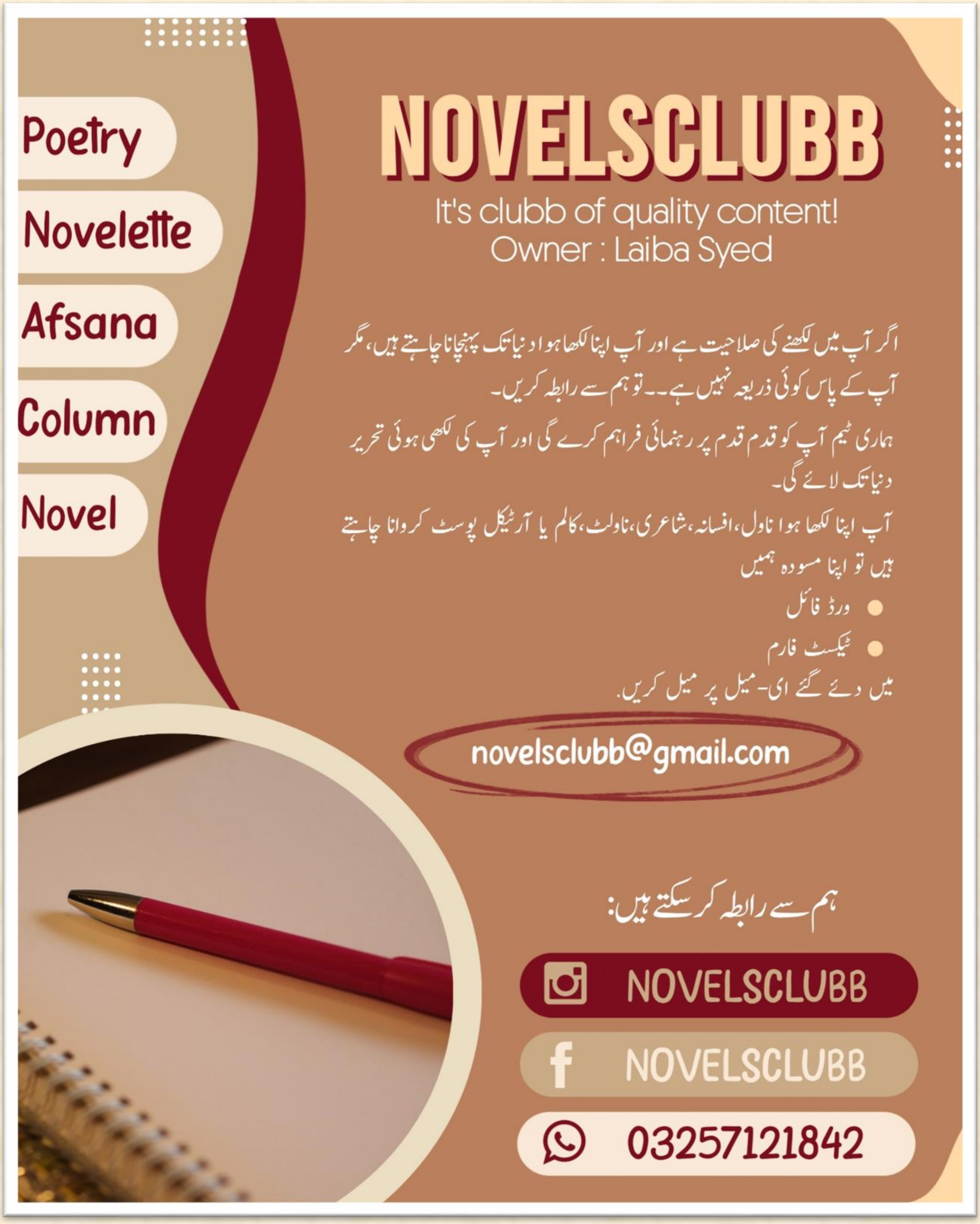
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آھنگِ خوابیدہ
از قلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عرئضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ "ناولز کلب "کاپی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آہنگِ خوابیدہ

از قلم عریضہ بتول

قسط نمبر:12

،زندگی کے بہت سے سیاہ باب

،کوئی روشن راہ جو سیاہی تک لے جائے

،کہیں اندھیر راستہ جو روشنی تک لے جائے

!فرق بس سوچ کا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،زندگی فرض اور چاہت کے درمیان

جہدِ مسلسل سی۔۔

،کسی کے لیے فرض اہم

،کوئی چاہتوں پر فرائض کو قربان کر دینے والا

،کسی نے اندھیرے سے نکلتے

،روشنی کو پالیا

کسی نے روشنی سے بھاگتے،

سیاہی کو چن لیا!

کسی کا تخت وتاج، محبت پر قربان،

تو کسی کی محبت سلطنت پر مسمار،

دیمک سے لدے رشتے، چیزیں، دل!

سب گھن سے اٹے، نقصان دہ،

کاغذ کہیں اہم کہیں حقیر، کہیں بے وقعت،

اہمیت صرف لکھے کی؟

یا استعمال کی؟ یا لفظوں کی؟

زمینی خدا؟ یا فرعون؟

خالی خالی آنکھیں، خالی گھر!

کچھ جرائم! کچھ تلخیاں!

سب بے وجہ؟

یا کچھ ایسا جو آنکھوں سے اوجھل ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو سامنے ہے! صرف وہ ہی حقیقت؟

!یا کچھ چھپا ہے، جو وجہ ہے۔۔

!ظلم! ظالم اور ظلمت

!لمبی داستان۔۔

!ظالم کی، مظلوم کی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام کے سائے تیزی سے پھیلتے، کراچی کی ٹھنڈ میں اِضافہ کر رہے تھے۔ سردیوں کی شامیں اکثر کافی کچھ اپنے اندر قید کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ رات کے دامن بہت گہرے ہوتے ہیں جس میں ناقابلِ معافی جرائم بہت آرام سے سماتے اپنے اوپر خاموشی کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں۔

کہاں ہو؟؟ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں۔" غازی نے آہستہ سے اسے فون کرتے کہا۔"

رات کے تین بج رہے تھے، وہ اور یمان دونوں اسے ڈھونڈتے بنا کسی کو بتائے، اس کی بتائی لوکیشن پر پہنچ چکے تھے۔

"بہت اندھیرا ہے میں صحیح سے کچھ دیکھ نہیں سکتا۔۔ لیکن یہاں گوشت کی خون کی بہت گندی بدبو پھیلی ہوئی ہے م، کر طرف۔۔ میں کسی پتھر کے ٹیلے کے ساتھ لگا بیٹھا

"ہوں۔۔ گولی بس ٹانگ کو چھو کر گزری ہے۔۔

"وہیں بیٹھے رہو۔۔ بس آتے ہیں ہم۔ ارد گرد کوئی ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں پتہ، آوازیں تو اب نہیں آ رہیں پر دیکھ کر آنا۔۔"

"صحیح!"

یمان تم اس طرف سے جاؤ، میں یہاں سے جاتا ہوں جسے مل جائے وہ انفورم
کردے۔۔کال پر کنیکٹ رہو دونوں۔۔"

"ہمم!!" یمان کہتا آگے بڑھ گیا۔

دونوں آہستہ آہستہ ادھر اُدھر دیکھتے قدم آگے بڑھا گئے۔

"آہ! یکلک!!! یہاں تو بہت گندی بدبو ہے۔۔" یمان کی آواز گونجی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایبی!! کہاں ہے تو؟" کہتے وہ آگے بڑھتا گیا۔ ابھی آگے بڑھا ہی تھا کہ کسی کے قدم اپنے
پیچھے آتے محسوس ہوئے۔ وہ قدم روک چکا تھا اور ایک چست میں پیچھے مڑتے، اس شخص کی
گردن دبوچتے اسے اپنے آگے کیا تھا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کے ہاتھ میں
موجود گن چھوٹ کر زمین پر گری۔

ٹریننگ کی اشد ضرورت ہے یار تجھے تو۔۔ایسے نہیں آتے کسی کے پیچھے۔۔ چیچچ!!" کہتے" اپنی آئی برو اٹھائی اور اس کی گردن مڑوڑی۔ گردن کی ہڈی چٹخنے کی آواز اس سناٹے میں سنسنی سی دوڑا گئی تھی۔

ابی۔۔!!" زمین پر بیٹھتا وہ رینگنے کے سے انداز میں گھٹنوں کے بل چلتا، زمین پر ہاتھ مارتا" اسے ڈھونڈتے آگے بڑھتا جارہا تھا۔

کچھ دور آگے آکر اسے مٹی کا ٹیلہ نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی لگا ایک ہیولا نظر آیا تھا۔

قریب جاتے، وہ ابی کی شکل دیکھنے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"غازی یہ مل گیا ہے مجھے۔۔ تم کہاں ہو؟؟"

"سامنے دیکھ۔۔"

پتھر کے ٹیلے کے پیچھے سے آتے غازی نے کہا۔

کہاں پھنس گیا ہے اور ہمیں بھی پھنسا دیا۔۔یکلکک! بدبو دیکھ!'' غازی نے ناک پر رومال'' نکال کر رکھا۔

ششش!! یہاں کوئی ہے، کیونکہ ابھی میرے تعاقب میں ایک آدمی آیا تھا جسے میں گہری'' نیند سلا چکا ہوں۔۔'' یمان نے اپنی قابلیت پر سینہ تان کر کہا۔

چل زیادہ ڈرامے نہیں کر۔'' غازی نے کہتے ایبی کو اٹھایا۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں میرے ساتھ اندر چلو۔ یہاں کچھ تو گڑبڑ ہے۔'' ایبی نے انہیں باہر قدم بڑھانے'' سے روکا۔

پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟ ابھی ہم بنا کسی کو بتائے اور بغیر بیک اپ کے یوں یہ سب نہیں'' کر سکتے۔۔''

ہمیں ابھی ہی دیکھنا ہوگا۔۔ چلو!!" ابی نے اسے گھور کر دیکھا۔"

"پاگل ہو گیا ہے کیا؟ اپنی حالت دیکھ؟"

ہاں!!" کہتا آگے بڑھ گیا، وہ دونوں بھی زبردستی اس کے ساتھ آگے بڑھے۔"

"ادھر ادھر آ۔۔ وہ دیکھ وہ کیا ہو رہا ہے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

غازی نے انہیں ایک طرف کو کھینچا۔

"یہاں بچوں کے ساتھ یہ سب۔۔"

"!! یہ بدبو، خون یہ سب۔۔ تف ہے ان لوگوں پر زلیلل"

، باہر سے جھونپڑیوں کی شکل سی یہ بستی انسانیت کا قصاب خانہ تھی۔ بچوں کے کٹے پھٹے پیٹ خون میں لتھڑے کپڑے، اوزار کیا کچھ نہیں تھا وہاں۔ کیا کچھ گل سڑ ھ چکا تھا جسے بہت خوبی سے قریب میں کھلی گوشت کی دکان اور قریب ہی چھوٹی سی بستی کی شکل دیئے، یہ گھٹیا کام سرانجام دیا جارہا تھا۔۔"

"شانزل کو کال کر۔۔ بول پولس کی نفری کے ساتھ یہاں پہنچے۔۔" ابی کے کہنے پر غازی نے فون نکالا تھا۔

"ایف آئی اے کو بھی انفورم کرو۔۔" یمان نے غازی کو کہا۔

"اس کے پیچھے۔۔ جو ریکٹ چل رہا اس تک تو ہم پہنچ جائے گے پہلے انہیں یہاں سے نکالو۔۔" ابی نے یمان کو دیکھا۔

تینوں الگ الگ سمت سے آگے بڑھے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلیللل!!!!بے غیرت!!شرم نہیں آتی بچوں کے ساتھ یہ ظلم کرتے؟؟"ایبی ایک" ڈاکٹر کے سر پر پسٹل مارتے اسے زمین پر گرا کر اس کے سینے پر اپنا بھاری بوٹ رکھتے غرایا تھا۔

اے!کون ہو تم لوگ یہاں کیسے آئے۔۔پاس کھڑا دوسرا ڈاکٹر چیخا تھا اور باہر پہرہ دیتے دو" آدمی ان کی آواز سنتے اندر داخل ہوتے،اس پر حملہ آور ہوئے تھے کہ اتنے میں غازی نے پیچھے سے آتے اس کے سر کا نشانہ لگایا۔گولی آر پار ہوئی۔

دوسری طرف یمان نے بھی دو آدمیوں کو موت کی نیند سلایا تھا۔ان کی طرف سے بھی فائرنگ اسٹارٹ ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیکن پولیس کی جیپ کی آوازیں ان سب کو بوکھلاہٹ کا شکار کرتی،خوف میں مبتلا کر چکی تھیں۔ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس جگہ کا کسی کو پتہ چل سکتا ہے۔

تینوں آواز سنتے اپنے ایویڈنسز کلیکٹ کرتے یہاں سے نکل چکے تھے،وہ ان کے سامنے نہیں آ سکتے تھے۔

دس منٹ لگے تھے شانزل کو پولس کی نفری کے ساتھ یہاں پہنچنے میں اور ایف آئی اے کی ٹیم بھی پہنچ چکی تھی۔۔ان کو دیکھ، وہ تینوں خاموشی سے وہاں سے نکل آئے تھے۔

کچھ ڈاکٹرز اور لوگوں کا ایک بڑا ریکٹ پکڑا گیا تھا، جو انسانی تجارت کا حصہ تھے۔بچوں کے عضو نکال کر بیچتے اور انہیں سڑکوں پر زبردستی بھیک منگوانے کے کام میں ملوث تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سو سے زائد بچے یہاں سے برآمد کیے گئے تھے جبکہ اس سے بھی زائد لاشیں برآمد ہوئیں تھیں۔

صبح کی ہلکی ہلکی ٹھنڈی روشنی ہر طرف بکھرتی حسین سماپیش کر رہی تھی۔ سردیوں کی صبح ہوتی ہی بہت دل کش ہے، ہر طرف پھیلی ٹھنڈک اور اس پر یہ ہلکی ہلکی دھوپ آنکھوں کو بہت بھا رہی تھی۔

وہ اس وقت گھر سے منسلک بنائے گئے اپنے جم میں ورزش کر رہا تھا، جب اس نے شیشے کی دیوار سے عالیہ بیگم کو اپنے لیے جوس لاتے جم کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔
انہیں دیکھتا، وہ تیزی سے چلتی ٹریڈ مل بند کرتا اس پر سے اتر چکا تھا۔

تھینک یو ماں!! ویسے آپ کیوں لائیں کسی سے بھجوا دیا ہوتا۔" اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پسینے "سے شرابور ہو رہا تھا، اپنا پسینے سے تر ہوتا چہرہ اور گردن پونچھتے ہوئے عالیہ بیگم کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں میری جان! مجھے تم سے بات بھی کرنی تھی۔" عالیہ بیگم پیار سے اس کے گیلے بالوں "کو ماتھے سے ہٹاتی ہوئی بولیں۔

ادھر آؤ بیٹھو ادھر۔۔" اسے بٹھاتی خود بھی بیٹھیں۔ "

خیریت؟ کیا بات ہے؟؟" غزوان کو وہ کچھ سنجیدہ سی لگی تھیں۔ "

میرا بیٹا! مجھے یہ بتاؤ کہ کل تم نے دادو سے کیا کہا تھا؟" شال کندھے پر صحیح کرتی وہ عام سے" انداز میں بولیں۔

کیا کہا تھا؟؟" غزوان کو یاد نہیں آیا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔"

غزوان! تم جانتے ہو میں کل کے بارے میں بات کر رہی ہوں، کل تم نے اماں سے کیا کہا" ہے، کہ تمہیں اپنی بڑی پھوپھو کا پتہ چل گیا ہے؟؟" عالیہ بیگم نے بھی اس بار بنا کسی تمہید کے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اوہ!! جی بلکل، میں نے ایسا ہی کہا ہے، کیونکہ مجھے واقعی ان کا پتہ چل چکا ہے اور ابھی نہیں" کافی وقت سے میں ان کے بارے میں جانتا ہوں۔" غزوان نے بھی بنا کسی لگائی لپٹی کے بات مکمل کی۔

"کیوں اس باب کو دوبارہ کھولنا چاہ رہے ہو۔"

کیوں؟ کیوں نہ کھولوں اس باب کو؟ کیا ان لوگوں کا حق نہیں ہے ان سب رشتوں پر؟"
"غلطی کی ہے کوئی گناہ نہیں کہ جس کی آپ لوگوں نے اتنی بڑی سزا سنائی ہے انہیں۔
افسوس ہوتا تھا اسے اپنے خاندان کی اس حرکت پر۔

میری جان! مت کھولو ماضی کے اس پنے کو، اس سے صرف تباہیاں آئیں گی اور کچھ "
، نہیں۔۔ کسی کا بھرم سلامت ہے تو اسے رہنے دو، کچھ چیزوں پر پردہ پڑا رہے یہ ہی بہتر ہے
رسوائی ایک کا مقدر بن چکی ہے اب کسی اور کا نہ بناؤ میری جان!!۔۔"ان کی آنکھوں سے
کچھ قطرے آنسوؤں کے بہہ نکلے تھے۔

کیا مطلب؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟؟ماں! آپ اتنی دقیانوسی باتیں کر سکتی ہیں مجھے یقین"
نہیں آرہا، وہ عورت جو اس گھر کا حصہ ہے، جس کے بارے میں جتنا میں جان پایا ہوں اس
"!!سے وہ عورت ایک عظیم عورت ہے ماں

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہاری تو زندگی نام، خون خاندان کے گرد گھومتی ہے، خاندان کی عزت سے زیادہ تو تمہیں کچھ عزیز نہیں پھر آج کہاں گیا وہ سب؟؟" وہ بھی ماں تھیں اس کی۔

"گھر کی بیٹیوں کو رسوا کر کے، ان کو نہ سمجھنے میں، ان کے احساسات کو دفن کر دینے میں، انہیں گھر بدر کر دینے میں اگر خاندان کی عزت ہے تو لعنت بھیجتا ہوں ایسی عزت اور خون خاندان پر۔۔ میرے نزدیک یہ دوغلی اور کمزور عزت نہیں ہے خاندان کی، ان بیٹیوں کو مان دینا، ان کے سروں پر اپنا ہاتھ رکھنا، ان کے احساسات کو کانچ کی طرح سنبھال کر رکھنے میں، انھیں تحفظ دینے میں خاندان کی عزت ہوتی ہے، نا کہ ان کے نازک سے کندھوں پر اپنے خاندان کی عزت کے پہاڑ کا بوجھ ڈال دینے میں۔ مجھ سے یہ باتیں نہیں کیجیئے گا ورنہ جو کچھ آپ لوگ ان سے چھین چکے ہیں، دعا کریں کہ آپ کی آنے والی نسلوں تک وہ آہیں نہ پہنچیں۔۔" کہنے پر آیا تھا تو کافی کچھ کہتا وہ انہیں بہت کچھ باور کرا گیا تھا۔

نازکتب
Clubb of Quality Content

اور خوش ہو جائیں کہ وہ عورت زندہ ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ کو خاندان کی رسوائی کا ڈر لگا ہے۔" ماں کو تاسف سے دیکھتے وہ یہ دل خراش انکشاف کر بیٹھا تھا۔

نہیں !! ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" ایک لمحے میں ان کا ہاتھ سینے پر گیا تھا۔اس حقیقت کے لیے" تو وہ تیار نہیں تھیں،انھوں نے تو کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا۔وہ جس حقیقت کے کھل جانے کے ڈر سے ان کی واپسی پر ڈر رہی تھیں،وہ حقیقت تو شاید اب ان کے ساتھ ہی دفن ہو چکی تھی۔پر انہوں یہ تو نہیں چاہا تھا۔یہ تو بلکل نہیں چاہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نئے دن کے آغاز میں، جہاں سب اپنے کام کاج میں مصروف ہو چکے تھے وہیں کسی کی آنکھیں رات بھر کے رتجگے کا پتہ دے رہی تھیں۔

"آپی !آپی !!! میرا ناشتہ ؟؟"

بس دو منٹ میری جان! لا رہی ہوں۔" توے پر پراٹھا پلٹتے ایک پُر فسوں سانس لیتی ٹرے کی طرف جھکی۔

جلدی جلدی ٹرے میں پہلے سے تیار کیا آملیٹ اور اورنج جوس رکھتے پراٹھا توے سے اتارتے، اس کے ساتھ ہی رکھا۔

"یہ لو میری جان! اب جلدی جلدی ناشتہ کرو، میں بھی بس جلدی سے ریڈی ہو کر آئی، جب تک یہ ختم ہو جانا چاہیے۔" اس کے آگے ٹرے رکھتی وہ خود جلدی سے اپنے کمرے کی سمت بڑھی۔

پندرہ منٹ میں وہ تیار سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے بازوؤں پر کالی چادر ڈالے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"ہو گیا ناشتہ؟؟"

نولز کلب
Clubb of Quality Content

ییپ!!!آپی۔۔چلیں۔"داریہ نے اپنا بیگ اٹھاتے،ایک نظر لاونج میں لگے شیشے پر"
ڈالتے اپنی پونی ٹیل ٹھیک کی اور اس کی طرف بڑھی۔

چلو!!"کہتے دونوں باہر کی طرف بڑھ گئیں۔"

"آپی آپ کیا سوچ رہی ہیں؟؟"

"!کچھ نہیں میرا بچہ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا یہ بتائیں،آج عکس آپی کے ہاں جائیں گی نا؟؟"

"ہمم!!جاؤں گی۔۔"

میں بھی چلوں گی۔۔پلیز آپی ویسے بھی مجھے اور عینا کو گروپ اسٹڈی کرنی تھی، آپ کے" فری ہونے کا ویٹ کر رہی تھی میں۔۔"موٹی موٹی آنکھیں گھماتے معصوم سی صورت بنائی۔

اوکے چندا! چلنا۔ایسا کرنا میں تمہیں کالج سے چھٹی میں پک کرلوں گی پھر وہیں سے" سیدھے چلے گے عکس کے ہاں۔۔ورنہ لیٹ ہو جائے گا۔"وہ اب اور کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی گھر میں اسی لیے، وقت کا خیال کیا۔

وہ ویسے بھی ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی تھی، کبھی وہ شام کے بعد گھر سے نہیں نکلی سوائے کسی اشد ضرورت کے۔پر اب وہ ایک ایک قدم پھونک کر رکھنا چاہتی تھی کہ اس سب کا اثر دار یہ پر بہت برا ہو رہا تھا، اس کا ڈرنا، سہمنا، رونا وہ یہ سب قطعی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ جب کہ اسے اندازہ تھا کہ اس سب کی وجہ یہ نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وہ لوگ رکے گے پر کوشش کرنے میں کیا قباحت تھی۔ایک بار پھر اس نے اپنے آپ کو منافقت کے لیے تیار کر لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیکن یہ منافقت وہ اپنے آپ سے کرنے جارہی تھی، اپنی عزت نفس کے ساتھ کرنے جارہی تھی، جس کے بعد اس کے پاس کچھ نہیں بچنا تھا، کچھ بھی نہیں۔

آپی؟؟ایک بات پوچھوں؟؟"داریہ نے اسے سوچتے دیکھ پھر سے پوچھا۔"

ہاں! پوچھو؟؟"گاڑی چلاتے اس کی سوچوں کا رخ ایک مرتبہ پھر کسی اور سمت مڑ چکا تھا۔" سڑک پر نظریں رکھے، بس اتنا ہی کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہم لوگ یہاں سے چلے جائے گے؟؟چاچو ہمیں نکال دیں گے؟؟"

نہیں! میرا بچہ۔۔ بلکل نہیں ایسا کیوں سوچ رہی ہو؟ ایسا کس نے کہا؟؟ ہم یہیں رہے گے" سب کے ساتھ، ماما بابا کی دعاؤں کے حصار میں، اسی گھر میں۔۔ کوئی نہیں نکال رہا ہمیں۔۔ اور وہ بڑے ہیں ہمارے غصّہ کر دیا تو کیا ہوا، مجھے بھی تو خیال رکھنا چاہیے تھا نا۔۔!!"اس

لڑکی کی ہمت پر قسمت بھی ستم ظریفی سے مسکرائی تھی۔اپنے کردار کی دھجیاں اڑنے پر اس کا یہ صبر،داریہ کو حیران کر گیا۔

آپی!!انہوں نے ڈانٹا نہیں تھا آپ کو۔۔انہوں نے۔۔۔"داریہ سے چپ نہیں رہا گیا۔"

لو آگیا تمہارا کالج۔۔چلو اترو،ہری اپ!لیٹ ہو جاؤ گی ورنہ۔۔"اس کے کالج کے آگے" گاڑی روکتے بولتے اس کی توجہ مبذول کرائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا آپی!!اللہ حافظ!!اینڈ لو یو۔۔!!"اس کے گال پر پیار کرتی کالج کا" گیٹ پار کرتی اندر بھاگ گی۔

عالیہ بیگم سے بات کرنے کے بعد سے اس کا موڈ انتہائی حد تک خراب ہو چکا تھا۔ بنا ناشتہ کیے وہ سیدھا آفس آیا۔ ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ایک نظر ڈالتے گاڑی سے اترتے، چابی گارڈ کو دیتا لفٹ کی طرف بڑھا۔

جہاں پہلے سے کھڑا لفٹ آپریٹر اس کو آتے دیکھ لفٹ کھول چکا تھا۔

گڈ مارننگ سر!!" اس کو دیکھتے اپنی ٹوپی سیدھی کرتا فوراً کھڑا ہوا۔"

سر کے اشارے سے جواب دیتا، وہ اندر کی طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لفٹ سے آتے، علی کی ڈیسک پر رکتے اسے کہتا، وہ رکا نہیں تھا۔

"علی ان مائے آفس ناؤ۔۔"

اور تیس سیکنڈ سے بھی کم وقت میں وہ بوتل کے جن کی طرح اس کے آفس میں حاضر تھا۔

علی! رحمان کنسٹرکشن سے جو مٹیریل آیا تھا، اس کی فائل اب تک تیار کیوں نہیں "
"ہوئی۔۔؟

سر! وہ بس کچھ اکاؤنٹس کا مسئلہ آرہا تھا، کچھ چیزوں کی پیمنٹ وغیرہ کا، بس ابھی دو گھنٹے تک "
"ریڈی ہو جائے گی۔۔

"ہمم!! ٹھیک، جاسکتے ہو تم۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یس سر!" کہتا باہر نکلا۔"

اس کے جاتے ہی وہ اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین کھولتا اس پر جھک گیا۔

"!! رننگگگگ! رننگگگگ"

کیا مسلہ ہے آبان؟؟ کام کرنے دو گے یا نہیں؟؟" عاجز آتے کب سے بجتا فون اٹھایا۔"

"بھائی! آپ تائی ماں سے کیا کہہ کر گئے ہیں؟؟"

"کیوں؟؟"

"کیوں کیا بھائی، وہ کب سے روئے چلی جارہی ہیں اور مجھ سے پوچھ رہی ہیں کہ بڑی پھوپھو کی بیٹیاں کہاں رہتی ہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو؟؟"

"تو!!!'آر یو سیریس بھائی؟؟آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں تو؟؟پہلے تو ایک بات بتائیں کہ یہ سب کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ اگر آپ کو کچھ پتہ ہے تو مجھے بھی ضرور پتہ ہوگا؟؟میرے پیچھے کیوں لگا گئے ہیں آپ سب کو۔۔"وہ صحیح معنوں میں عاجز آچکا تھا۔پاؤں میں الگ درد

ہو رہا تھا اور اس پر سونے پہ سہاگا صبح ہی صبح، روتے ہوئے عالیہ بیگم نے اس کو اتنی بری طرح جھنجھوڑ کر اٹھایا تھا کہ خدا کی پناہ۔ اور وہ بیچارہ تو جانتا بھی نہیں تھا کہ کہنا کیا ہے۔

"اس کا جواب یا تو وہ ہی دے سکتے ہیں یا تم خود۔۔ میرے پاس فارغ وقت نہیں ہے۔ کوئی ضروری بات ہے تو بتاؤ؟" غزوان نے مصروف سے انداز میں کہا۔

"ٹھیک صحیح کہہ رہے ہیں، میں پھر لے جاتا ہوں انہیں ان کے گھر اور پھر آخر جانا تو ہے ہی انہیں ایک نا ایک دن بھابھی کے گھر تو ابھی کیوں نہیں۔۔ اوہ تو وہ اس لیے اتنی ضد کر رہی ہیں جانے کی۔۔ صحیح صحیح۔۔ اوکے بھائی آپ کام کریں۔۔" کہتے فون رکھنا چاہا۔

"خبردار جو میری پوری بات سنے بغیر فون رکھا، انہیں اس بارے میں کچھ نہیں پتہ ہے۔۔ لے جاؤ انہیں اپنی پھوپھو کی بیٹیوں سے ملوانے اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتیں وہ۔" کہتے اسے باور کروانا چاہا کہ کس حد تک باتیں ان کے علم میں ہیں۔

ہاں تو یہ بتانا چاہیے تھا نا! کہ کیا بتایا ہے کیا نہیں ابھی اگر آپ کو کال کرنے سے پہلے ہی میں سب۔۔۔!؟؟" ڈرانے کی ناکام سی کوشش۔

ابھی ٹانگ ٹوٹی نہیں ہے چھوٹے بھائی۔ کیا چاہتے ہو؟؟" غزوان نے تنبیہہ کرتے کہا۔"

یار بھائیی!! میں نہیں لے جارہا، وہ مجھے جان سے ماردیں گی۔۔ میں نہیں جاؤں گا اکیلے" آپ بھی چلیں۔۔" پہلی بار سید آبان عالم نے بھی کسی سے ڈر ظاہر کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ارے سید آبان عالم ایک لڑکی سے ڈر گیا۔۔!!؟" غزوان نے اسے جوش دلانے کی" کوشش کی۔

جی بلکل!! سید آبان عالم اس لڑکی سے ڈر گیا جس سے، اس کا بھائی سید غزوان عالم بھی ڈرتا" ہے..!!" کہتے اس کے لہجے کی سرشاری اور لفظوں کی اتراہٹ قابل دید تھی۔

"بہت فضول بولنے لگے ہو۔"

"ایسا صرف آپ کو لگتا ہے۔"

اسے بھی یہ ہی لگتا ہے ویسے۔" مسکراہٹ لبوں پر روکتے اس کی کہی باتیں یاد آئیں۔"

"ویسے ایک بات پوچھوں؟"

"منع کرنے پر کونسا نہیں پوچھو گے۔"

"وہ آپ کو بہت زیادہ پسند ہیں نا؟؟"

پسند ؟ناپسند کا تو مجھے بھی علم نہیں،بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ میرا بلائنڈ اسپوٹ ہے۔۔ جس کے آگے مجھے کچھ نہیں دکھتا یہاں تک کہ میں خود بھی نہیں۔۔۔" بے خودی کے عالم میں وہ کہتا چلا گیا تھا یہ جانے بنا کہ اس کی زبان وہ سچائی بیان کر رہی ہے، جسے وہ خود سے بھی آج تک چھپاتا آیا ہے۔

"!کاش !! پسند بنالیا ہوتا بھائی۔۔کچھ تو آپ کے بچنے کے امکان ہوتے۔۔"

"!! بلائنڈ اسپوٹ انسان خود نہیں بناتا، آبان"

مقابل نے کچھ بولنا چاہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔

یس ؟؟اچھا آبان بعد میں بات ہوتی ہے۔۔" علی کو اندر آنے کی اجازت دیتے آبان سے" بات ختم کرتے فون رکھا۔

-

گڈ مارننگ میم !!" اس کے کلاس میں آتے ہی سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔"

"عرشیہ ! ادھر آئیں اور یہ ٹیسٹ پیپرز سب میں ڈسٹریبیوٹ کریں۔"

یس میم !!" عرشیہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے قریب ڈائس کے پاس آئی۔"

سب کو پیپرز دیتی جب وہ پیچھے والی رو میں آئی تو اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔ پیچھے شیری اور اس کے دوستوں کو دیکھ وہ قدم آگے لے جانے کے بجائے پیچھے لے گئی۔ وہ اس کے سینیئرز تھے پر اس سبجیکٹ میں فیل ہونے کی وجہ سے وہ یہاں بیٹھے تھے۔

شیری نے اسے رکتے دیکھ لیا تھا۔

عناب جو بظاہر اپنے پلینر پر جھکی تھی، اس کی ساری توجہ اسی جانب تھی۔

عرشیہ جلدی سے سب کو پیپرز دے کر آئیں۔۔ ہری اپ !!" پلینر پر جھکے جھکے بولی۔"

نا ولز کلب
Clubb of Quality Content

عرشیہ کے پیچھے ہوتے قدم رُکے۔ لیکن وہ آگے نہیں بڑھی تھی۔ پیپرز پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔

عرشیہ کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھ شیری اپنی جگہ شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

ایک مرتبہ عرشیہ کو دیکھ کر، اس نے اپنے آگے بیٹھے لڑکے کو اس سے پیپرز لینے کا اشارہ کیا۔

''مجھے دے دو۔'' اس لڑکے نے اس سے چار پیپرز لیتے، پیچھے بیٹھے شیری اور اس کے دوستوں کو پاس کیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عرشیہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔

ٹیسٹ ختم ہو چکا تھا، عناب نے سب سے پیپرز لیتے اپنے فولڈر میں رکھتے، ہاتھ میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھا، یہ کلاس ختم ہونے میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے۔ جب اس نے اپنے قریب شیری کو آتے دیکھا۔ شیری اسے دیکھتا ڈائس پر جا کر کھڑا ہوا اور مائک پر کہنا شروع کیا۔

”آئی ایم سوری! مس عرشیہ آئی ایم ایکسٹریملی سوری! میں اپنی اس دن کی گئی حرکت پر بہت شرمندہ ہوں، بلکہ آپ سب سے بھی جن کے بھی ساتھ میں نے آج تک کوئی بدتمیزی کی ہو، پلیز اپنا بھائی سمجھ کر معاف کر دیجئے گا، آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔“ جھکی نظروں سے کہتے وہ عناب کو حقیقتاً شرمندہ لگا تھا۔ ان سب سے کہتے اب وہ عناب کی جانب مڑا۔

”آپ سے تو میں نظریں ملانے تک کے قابل نہیں رہا ہوں، کجا کہ کچھ کہنا، لیکن پھر بھی پلیز!! پلیز!! مجھے معاف کر دیں! میں جانتا ہوں جس طرح کی میں بدتمیزی کر چکا ہوں وہ معافی کے بلکل قابل نہیں بلکہ آپ آپ پلیز آپ مجھے ماریں، ذلیل کریں، پلیز!!“ رہ رہ کر اسے ___ اس لڑکی کا دوپٹہ کھینچنا یاد آ رہا تھا، بار بار وہ منظر کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا جسے وہ چاہ کر بھی اپنے زہن کے پردے سے جھٹک نہیں پا رہا تھا اور اس پر اس لڑکی کا اتنی آسانی سے اسے بخش دینا اسے پاگل کر گیا تھا، یہ پہلی بار ہوا تھا کہ زندگی میں کسی نے اس طرح سمجھایا تھا۔ اسے آج بھی اس کے الفاظ نہیں بھولے تھے۔

کاش اس کی ماں نے کبھی اس پر توجہ دی ہوتی، اسے عورت کی عزت سکھائی ہوتی۔ تو آج وہ اس امر کا مرتکب نہیں ہوتا۔ یہ جو ہم ایلیٹ کلاس کا پرچار کرتے اپنے آپ کو بہت عالم

Clubb of Quality Content!

فاضل اور ماڈرن سمجھنے لگے ہیں، یہ ہمارے معاشرے کے معماروں کو تباہی دہانے پر لے آیا ہے۔راتوں تک محفلوں میں گھومنا، بچوں کو نوکروں کے سپرد کرنا، بڑے بڑے اسکولز ہاسٹلز میں بچوں کو ڈلوا کر یہ سمجھنا کہ ہم ایک ایلیٹ کلاس کے ہیں تو ہم بہت غلط راہ پر گامزن ہیں۔ایلیٹ کلاس کا ہونا ان محفلوں کی رونق اور دنیا کی ہر رنگینی میں گم ہونے سے نہیں ہوتا۔ آنکھوں میں نمی آئی تھی جسے وہ ہاتھ سے صاف بھی نہیں کر پا رہا تھا۔وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ چکا تھا۔ساتھ ہی اس کے دوستوں نے بھی معافی مانگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک گہری سانس ہوا میں خارج کرتی وہ نرم نگاہوں سے اسے دیکھتی اٹھتے، چلتی ہوئی اس کے پاس ائی۔

"ان کے بھائی بن گئے ہو تو کیا میرے نہیں بن سکتے ؟؟" کہتی، ایک آئی برو اٹھاتے وہ اسے کسی ان دیکھی کھائی سے باہر نکال گئی۔ایک جملہ اس کے اندر دہکتی ضمیر کی خلش پر ٹھنڈی پھوار کی طرح برسا تھا۔

لیکن چھوٹے بھائی، اور سوچ لو ٹیچر والا رعب تو پہلے ہی بہت ہے میرا، بڑی بہن والا جتایا تو" مشکل نہ ہو جائے۔۔" اشارے سے جڑے ہاتھ نیچے کرنے کو کہتی آئی بروز اٹھاتے بولی۔

ہمم!! مشکل تو ہو جائے گی، اب جب بہن کی عزت ساتھ جڑے گی تو ایک بے غیرت" شخص کو بھی غیرت کا خوف لے ڈوبے گا۔" آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے۔ تلخ سا اپنے کردار کو ہی کیچڑ کیچڑ کر گیا تھا۔

پوری کلاس نے حیرت سے اس لڑکے کو دیکھا تھا، جس سے سب ہی پناہ مانگتے تھے۔ اسے دیکھتے اپنی راہ تک بدل لیتے تھے پر آج اسے اس طرح دیکھ سب ہی حیرانگی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جبکہ عرشیہ کا حال بھی کچھ جدا نہ تھا۔

بے غیرت ہونے سے، بہن کا محافظ بن کر، غیرت کا خوف رکھنا بہتر ہے۔۔"عناب کے" چہرے پر ڈھیروں سکون اترا تھا۔ مقابل خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"میری ایک بہن ہے اور وہ آج تک فیل نہیں ہوئی ہے۔۔"

اس کی بات پر شیری نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

مجھے بنا محنت کیے فیل ہونے والے زہر لگتے ہیں پھر چاہے کردار کا امتحان ہو یا جماعت کا، سو" پڑھنا بھی پڑے گا۔۔" آخر میں کہتے وہ مسکرادی۔ کتنی بڑی بات کو وہ لمحوں میں زائل کرتی بات کو کہاں سے کہاں لے آئی تھی۔ وہ واقعی ایک اچھی استاد تھی۔

استاد شخصیت تراش ہوتے ہیں۔ جو ایک معاشرہ سنوارنے کی طاقت بھی رکھتا ہے اور معاشرہ اجاڑنے کی بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ بہت اچھی ہیں !! یہ دنیا ورنہ صرف سزائیں سناتی ہے، معاف کرنا یا سنوارنا اس دنیا" کے باسیوں کے

"ظرف میں کہاں۔

اچھائی مقناطیس کی طرح ہوتی ہے، اگر کی جائے تو سامنے والے کی اچھائی کو بھی کھینچ باہر" لے آتی ہے، تو یہ اچھائی تمہارے خود کے اندر تھی تب ہی تمہیں صحیح غلط کا فرق سمجھ آگیا،

ورنہ میری لاکھ کوششیں بھی رائگاں جانی تھی۔"اپنی فائلز سمیٹتی وہ سنجیدگی سے کہتی آخر میں مسکرادی۔

چلو! اب میں چلتی ہوں، میری کلاس ہے۔۔اور بھول جاؤ جو ہوا۔۔اگے زندگی پڑی ہے" لڑکے۔۔!"مسکراکر کہتی وہ آگے بڑھ گئی۔
پیچھے اس نے اپنی نم آنکھیں پونچھتے مسکراکر اپنے دوستوں کو دیکھا۔

مرد حضرات تو سب آفس میں تھے اور خواتین اپنے کاموں میں لگیں تھیں جبکہ زینب بیگم بیچاری اس کو کھانا کھلانے میں ہلکان ہو رہی تھیں۔

عکس بیٹا شاباش! کھالو، تھوڑا سا رہ گیا ہے بس۔۔"کب سے وہ اسے دلیہ کھلانے کی" کوشش میں ہلکان ہو رہی تھیں۔

"ماما! میں کھاچکی ہوں، اس سے زیادہ نہیں کھا سکتی۔" وہ اب شدید اکتاہٹ کا شکار ہوئی۔ یہ بے ذائقہ دلیہ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا پھر بھی آدھا باؤل ختم کر گئی تھی اور زینب بیگم تھیں کہ پورا ختم کرانے پر جتی ہوئیں تھیں۔

"رہنے دیں ماما، ضد نہیں کریں بعد میں کھالیں گی۔" دایان جو باہر کھڑا کافی دیر سے ان ماں بیٹی کی بحث دیکھ رہا تھا، اب چاروناچار اندر آتا بیچ میں مداخلت کر گیا۔

"اتنا سا تو باؤل ہے، وہ بھی پورا نہیں کھائے گی تو کیسے چلے گا؟؟" بے چارگی سے اسے دیکھتے بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری پیاری ماں! ڈاکٹر نے زبردستی کھلانے سے منع کیا ہے، پیٹ کا درد ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے، جتنا وہ آرام سے انٹیک کر پا رہی ہیں بس اتنا کھلائیں، انہیں ڈائجیسٹ کرنے میں تکلیف ہوگی۔" انہیں رسائی سے سمجھاتا، بیڈ پر لیٹی عکس کے بستر کے قریب جھکتے، سائیڈ ٹیبل پر رکھی دوائیاں چیک کرنے لگا۔

ابھی تک دوائیاں نہیں کھائیں آپ نے ؟؟"دوائیاں نکالتا ہوا بولا۔"

وہ ہی تو دینی تھیں، پر پہلے کھلا تو لوں کچھ، چلو تم پھر اسے دوائیاں دو، میں یہ رکھ کر آتی ہوں۔۔" کہتی وہ خود باہر جا چکی تھیں۔

تم رہنے دو، میں خود لے لوں گی تھوڑی دیر میں۔۔"اسے ایک نظر دیکھتی وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کبوتر کی طرح آنکھیں موند لینے سے بچت نہیں ہو جایا کرتی۔ اٹھیں دوائیاں کھائیں۔" گلاس میں پانی انڈیلتا وہ اس کی حرکت پر چوٹ کر گیا۔ جو آنکھوں پر ہاتھ رکھتی بلینکٹ کے اندر ہوتی اپنے آپ کو چھپا چکی تھی۔

فضول بحث کرنے کا دم نہیں ہے مجھ میں جاؤ یہاں سے۔۔"یوں ہی آنکھوں پر ہاتھ رکھے" رکھے بولی۔

"!!ہمم!!دیکھا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے۔چلیں اٹھیں"

کیا مصیبت ہے،ومیٹ ہو رہی ہے ابھی،اس لیے منع کر رہی ہوں،کھالوں گی تھوڑی دیر" "میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک تو ٹھنڈا اتنی ہو رہی ہے اور بات بات پر تنگ کیے جا رہے ہیں،سب۔۔"اس سے کہتے" اپنے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

ٹھنڈ سے تو جان جاتی تھی اس کی،اور کراچی کی بڑھتی سردی اسے زہر لگ رہی تھی۔

خود آجانا تھوڑی دیر میں اور دیکھ لینا، بس!! اب جاؤ۔۔" مقابل کو اپنی جانب دیکھتے" محسوس کر وہ اب شدید اکتاہٹ کا شکار ہوتی چیخنے کے سے انداز میں بولی تھی۔

حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا سید دایان حیدر شاہ کو، وہ خود اسے یہاں آنے کا کہہ گئی تھی، چاہے غصّے میں ہی صحیح۔ خاموشی سے دوائیاں واپس رکھتا، اب وہ ٹیوب اٹھا گیا۔

آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹی لڑکی کو اس کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی، لیکن وہ آنکھیں ویسے کی ویسے ہی بند کیے لیٹی تھی جب اپنے پاؤں سے اسے بلینکٹ سرکتا محسوس ہوا اور ہوا کی ایک سرد لہر نے اس کے پاؤں کو چھوا، ساتھ ہی کسی کی انگلیوں کا لمس اپنے پیروں پر محسوس کرتی وہ پٹ سے اپنی آنکھیں کھولتے ماتھے سے ہاتھ کھینچ گئی۔ اس کے ہاتھ اپنے پاؤں پر دیکھتی وہ تلملا کر رہ گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علی !! لاسٹ جو ہم نے حیدر انٹرپرائزز کے ساتھ ٹینڈر سائن کیا ہے، اسے ختم کر رہے ہیں" ہم سو پیپرز تیار کرواور انہیں آج ہی انفورم کردو۔۔" علی نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر یہ کہتے اطمینان ہی اطمینان تھا۔

بٹ سر !! وہ بہت بڑا ٹینڈر رہے، ہم کافی پیسہ انویسٹ کر چکے ہیں اس پر۔" وہ جانتا تھا کہ کہنا" بے کار ہے، اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ حتمی فیصلہ لے چکا ہے۔ لیکن اس نے پھر ایک آخری کوشش کرنی چاہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی ! تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔" اطمینان قائم تھا۔"

"سر کروڑوں کا نقصان ہو گا۔۔"

"انہیں بھی ہو گا۔۔"

"اس کے غصّے پر سر اتنا نہیں جتنا ہمیں۔" علی نے ہر ممکن کوشش کی تھی اسے روکنے کی۔ اس کے غصّے سے ڈرنے کے باوجود وہ ہر بار اس کے سامنے اپنی اس ہمت کا مظاہرہ کر جاتا تھا۔ وجہ مقابل کی دی جانے والی چھوٹ تھی۔ کیونکہ جو ہو پر وہ تھا اس کا وفادار، اگر کوئی کہتا کہ 'علی! سید غزوان عالم کے حصّے کی موت تم، اپنے سر لے لو تو وہ ایک دن اور جی لے گا' تو وہ ہنستے ہنستے اس کی ایک دن کی زندگی کے لیے اپنی کتنی ہی زندگی قربان کر دیتا۔

"یہ زرا نقصان میرے لیے مشکل نہیں علی۔۔ لیکن اس ہمدان حیدر کی جان پر بن جائے گا بھی۔۔ اور میرے لیے اس سے زیادہ ابھی کچھ ضروری نہیں۔۔ اس کا پیسہ تو پیسہ، بزنس ایمپائر میں اس کی ساخت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔۔"

"اور ہاں ٹینڈر کینسل کرنے کی وجہ یہ لکھنا کہ ہمیں ان کے دستاویزات پر شک ہے، نقشہ بھی پاس نہیں کرایا گیا ہے اور نہ ہی ریگولیٹری اتھارٹی سے لائسنس لیا گیا ہے، یہ پروجیکٹ تمام پالیسیز کے خلاف ہے لہذا ہم اس پر آگے کام جاری نہیں کر سکتے۔" کہتے ہوئے اس کی آنکھیں ہمدان حیدر کی بربادی پر چمکی تھیں۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

اوکے سر۔۔!"اس کا لہجہ دیکھتے وہ اپنی ہر کوشش چھوڑ چکا تھا،اس کا مضبوط لہجہ بتا رہا تھا کہ "
وہ صرف سامنے والے کی بربادی چاہتا ہے۔

"!!اوکے سر"

اور ہاں! میں لنچ کے بعد چلا جاؤں گا کچھ کام ہو تو دیکھ لینا سب۔۔باقی روحان تو ہے اس سے "
"ڈسکس کر لینا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اوکے سر!!"کہتا باہر نکلا۔"

آپ اسے کیوں کچھ نہیں کہہ رہے ہیں؟ یہ کس سے پوچھ کر وہاں گیا تھا؟؟پوچھا ہے آپ "
"نے اس سے۔۔

"بنا کسی کو بتائے؟ یہ ٹیم ورک تو مجھے کہیں سے نظر نہیں آرہا۔۔بنا کسی حفاظتی اقدامات کے ایسے جانا کہیں سے بھی ایک انڈر کور ایجنٹ کے شایانِ شان نہیں۔"

"تم بھی کچھ کہہ لو؟؟اگر رہ گیا ہے تو؟ یا میں کچھ بول لوں اب؟؟"

"تم میں سے کسی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے مجھے ذلیل کروانے کی، سب اپنی مرضی کرتے ہو، اپنی چلاتے ہو، آج تک کبھی مجھے اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی ہے، لیکن اب لگتا ہے کہ میری بنیادیں ہی مجھے گرانے کا سبب بنے گی۔"

بے ساختہ تینوں کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔کیا نہیں تھا ان کی نظروں میں۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ ہم نے ایسا کیا کیا ہے؟"

"کیا کیا ہے؟؟آر یو سیر یس؟ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”وی آر سوری!“ ایک آواز ہو کر تینوں نے ایک ساتھ بولا تھا۔ شرمندگی سے تینوں اپنی جگہ گڑھے جا رہے تھے۔

”واٹ سوری؟؟ ناؤ آئی ایم سوری، میں آج چیف سے بات کرنے والا ہوں اینڈ آئی ایم گوئنگ ٹو چینج مائے ٹیم۔۔“

”آپ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں یہ تم لوگوں سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ سوا سٹے آوے۔۔“ غازی جو اس کی بات پر کہتا یکدم اس کی سمت بڑھا تھا، اسے ہاتھ کے اشارے سے پیچھے رہنے کا اشارہ کرتے وہ غرایا تھا۔ مقابل کی انکھوں کی سختی غازی کو قدم پیچھے لیجانے پر مجبور کر گئی تھی۔

”وی آر ریئلی سوری!!!“ اس بار یمان نے سب کی طرف سے کہا۔

"!!آوٹ"

"!!!سنائی نہیں دے رہا، میں نے کیا کہا ہے؟؟ آپ تینوں یہاں سے جا سکتے ہیں آفیسرز"

اپنے غصّے پر قابو پاتے، دبے دبے لہجے میں کہتا وہ اب کرسی پر بیٹھتا، ان سے رخ پھیر گیا تھا۔

اسے بھی لیتے جاؤ۔۔"ابی جو اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا تھا، اس پر ایک نظر"

ڈالتے، ان دونوں کو اسے لے جانے کا اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں جاؤں گا میں!" ہٹ دھرمی میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔"

پلک جھپکنے کا سا کام ہے میرے لیے تمہارا ٹرانسفر لیٹر تیار کروانا۔۔" اکشم نے بھی اس کی"

،ہٹ دھرمی پر

اسے انجام سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔

آپ لوگوں کو بتانے کا وقت نہیں تھا، مجھے اینڈ مومنٹ پر پتہ چلا تھا۔۔بے شک یہ طریقہ" صحیح نہیں تھا پر ضروری ضرور تھا۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"ایبی نے دو قدم اس کی جانب بڑھاتے کہا۔

اس کی ٹانگ سے گولی چھو کر گزری تھی، جہاں سے خون بھی بہہ رہا تھا اور اس سے کھڑا رہنا محال ہو رہا تھا پر وہ ابھی تک اس کے سامنے یوں ہی ڈھیٹوں کی طرح کھڑا رہا۔اکثم نے کن اکھیوں سے اس کے زخم کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہو گیا؟؟ وہ رہا راستہ۔۔تینوں باہر نکلو۔۔"

"لے کر جاؤ اسے، ورنہ چلنے سے بھی جائے گا۔"

آئی ایس آئی آفیسر، مسٹر اکثم، The Rudest، جانے دیں، آپ کو کیا فرق پڑتا ہے" میر۔۔!!"اس بار غازی نے بھی ناراض سے انداز میں اس کا پورا نام لیا تھا۔

اکشم کے ساتھ ساتھ ان دونوں نے بھی اس کو دیکھا۔

"بلکل پر آپ کو تو فرق پڑنا چاہیے دی کیئر لیس، آئی ایس آئی آفیسر، غازی میر!!" اس کے انداز کے اثر کو پل میں زائل کرتا، ایک آئی برو اٹھاتے اسی کے انداز میں بولا۔

"آپ۔۔" غازی نے پھر کچھ کہنا چاہا تھا۔

"شٹ اپ!! اور تم؟ جاؤ گے تو نہیں، تو بیٹھ ہی جاؤ ادھر۔۔" سامنے پڑے صوفے پر ابیی کو ترس کھانے والے انداز میں بیٹھنے کے لیے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ میری شکل کیا دیکھ رہے ہیں آفیسر؟؟ ڈریسنگ کرو اس کی۔۔" پاس کھڑے یمان کو بھی آڑے ہاتھوں لیا۔

"جی!!" کہتا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا گیا۔

"ہاں! تو کچھ کہہ رہے تھے آپ؟؟"

نہیں سرررر!!!" سر پر زور دیتے، جتاتے ہوئے انداز میں بولا۔"

بہت جلدی یاد آگیا اپنا اور میرا عہدہ، نہیں؟؟" اکشم میر کے ہاتھوں میں پلا، آج اس کے" مقابلے پر آنے کے پر تول رہا تھا۔ غازی نے بھی بے شرمی میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی، زرا جو احساسِ شرمندگی سے نظریں جھکی ہوں یا گردن کی ہڈی میں خم آیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اکشم ایک تلخ نگاہ ان تینوں پر ڈالتے اپنی سیٹ سے اٹھتا، لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ وہ تینوں پیچھے ایک بار پھر اس کو یوں باہر جاتے دیکھ اپنا سانس تک روک گئے تھے۔

کیا مصیبت ہے یار!!! سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔۔" غازی نے ابی کو گھورا۔"

اگر تم ایک کی دو کر کے نہ لگاتے تو ایسا نہیں ہوتا۔۔"ایبی نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔"

"تو اپنی حرکتیں دیکھی ہیں؟؟"

"تم دونوں چپ ہو جاؤ ورنہ باخدا دونوں کو ٹرانسفر کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

یمان نے اب دونوں کو کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھا۔

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے نظریں جھکا لیں۔تینوں نے تصور میں اپنے اپنے ٹرانسفر

لیٹرز کا سوچتے

جھرجھری سی محسوس کی تھی۔

کیا کر رہے ہو؟؟ پیچھے ہٹو!!"زمین پر بچھے دبیز قالین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا شاہ ولا کا یہ"

خوبرو سید زادہ اس کے پاؤں پر مرہم لگا رہا تھا۔

عکس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئی تھیں۔ہل کر پانی نہ پینے والا، شاہ ولا کا پہلا اور لاڈلا سپوت، شاہ ولا کا وجیہہ سیّد زادہ، اس لڑکی کے پیروں میں بیٹھا تھا جس کو ایک دنیا نے منحوس ہونے کا تمغہ پہنایا تھا، جس کی حیثیت اس لڑکی کی اپنی ماں کے آگے کسی راہ میں ،پڑے کچرے کے ڈھیر سے بھی بدتر تھی، جس پر دیکھنا بھی اس کی ماں نے حرام خیال کیا تھا جس کی بہن اسے اپنے ہی باپ کا قاتل کہتی تھی، جس کی پھوپھوا سے خوشیوں کو نگل جانے والی ناگن کہا کرتی تھیں۔اس لڑکی کے پیروں میں بیٹھا یہ سیّدوں کا شہزادہ، سیّدوں کی شہزادی کو انگاروں پر لوٹا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ششش !!" وہ بس اتنا ہی کہہ کر پھر سے اس کے پاؤں پر جھک گیا۔"

اس کی ہٹ دھرمی پر وہ سرعت سے اپنے پاؤں کھینچ گئی، جس کی وجہ سے پھٹے ہوئے پاؤں بیڈ سے رگڑتے، اسے درد سے کراہنے پر مجبور کر گئے۔اور اس کے اس امر پر کب سے پرسکون ہوئے دایان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔

اس نے پھر سے اس کا وہ ہی پاؤں پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"ہاتھ مت لگانا، دایان! ورنہ اب میں بڑے پاپا کو بلالوں گی۔۔" پہلی بار مقابل کی آنکھوں کی سختی اور لہجے کی پختگی اسے احتشام صاحب کی دھمکی دینے پر مجبور کر گئی تھی۔

"ہنہہ! بہت ڈرتا ہوں نا میں!! لائیں پاؤں ادھر!!" اس کی کھوکھلی دھمکی ہوا میں اڑاتے ایک بار پھر اس کے پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھایا جب وہ تکیے پر اوپر ہوتی پاؤں اور اوپر کی طرف سمیٹ گئی۔

"دایان! پلیز! پاؤں پر ہاتھ نہیں لگاؤ، اچھا! ابھی نین آئے گی نا، اس سے لگوالوں گی، ابھی تک کوئی آیا نہیں تھا اسی لیے نہیں لگایا، اٹھو وہاں سے۔۔یوں پیروں پر نہیں بیٹھو۔۔" اب تک پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ عکس حیدر شاہ نے سید دایان حیدر شاہ کو یوں اس طرح صفائی دیتے نرمی سے سمجھانا چاہا تھا۔

دایان نے بے ساختہ اپنی نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content!

''آپ کی سرشت میں نہیں ہے مجھ سے ریکوسٹ کرناتو کوشش بھی نہ کریں۔۔''

پاؤں آگے کریں شاباش!! مجھے مجبور نہیں کریں زبردستی پر۔۔''اس کے پاؤں پکڑتے ''

نیچے بیٹھا۔

اور خاموشی سے اس کے پاؤں پر مرہم لگانے لگا۔

وہ بے بس سی اسے گھور کر رہ گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ جو تمہاری ہٹ دھرمیاں دن بہ دن بڑھتی چلی جارہی ہیں نا ایک سیکنڈ لگے گا مجھے تمہیں ''

انسان بنانے میں۔۔مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرنا دایان!!''اپنے طور پر وہ اسے ڈرانے

کی ایک چھوٹی سی کوشش سرانجام دے گئی تھی۔

آپ کے قدموں میں بیٹھا ہوں، ابھی بھی شک ہے آپ ''

''کو کہ میں آپ سے زیادہ طاقتور ہوں؟؟

اس کے کہے جملے پر، وہ ایک پل کے لیے ساکت ہوتی اسے دیکھے گئی۔

ہاں! بلکل! عورت کے قدموں میں بیٹھنے کی جرت ایک طاقتور مرد ہی کر سکتا ہے، یہ" ظرف کسی کمزور میں کہاں!!" یہ بات وہ صرف اپنے آپ سے ہی کہہ پائی تھی۔

لیں اب دوائیاں کھائیں۔۔اب تو کافی دیر ہو گئی ہے۔" واش روم سے ہاتھ دھو کر آتے وہ" ٹیبل سے دوائیاں اٹھاتا اس کی طرف بڑھا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بھی خاموشی سے اپنی ہتھیلی اس کے آگے کھول گئی۔

،اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور اب میرے یا میرے کمرے کے قریب نظر نہیں آنا مجھے" ورنہ تم بھی مجھے بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔" پانی پی کر غصّے سے گلاس سائیڈ ٹیبل پر پٹخا تھا۔

"آپ کچھ بھول رہی ہیں، یہاں آنے سے پہلے میں نے آپ سے کچھ کہا تھا۔ چلیں آپ کے لیے پھر دوہرا دیتا ہوں، وہ آخری فیصلہ تھا آپ کا جو میں نے مانا، اب سے وہ ہی ہوگا جو میں چاہوں گا۔۔" مسکرا کر کہتا وہ اسے زہر لگا تھا۔

"میں تمہارے اس احسان کے آگے دبنے والی نہیں ہوں، یہ جو تم سمجھ رہے ہو نا کہ میرے سر پر چڑھ جاؤ گے، تو یہ بھول ہے تمہاری اور تمہاری ہی ماما کے لیے لائی تھی تمہیں لینے۔۔ احسان نہیں کیا تھا مجھ پر یہاں آکر۔۔" غصّے میں کہتی وہ حد درجہ تلخ ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سات سال دور بھی آپ ہی کی وجہ سے تھا میں اپنی ماں سے۔" وہ بھی دوبدو بولا۔

"ابھی خیر آرام کریں۔۔" اس کی طبیعت کے پیشِ نظر وہ بات ختم کر گیا۔

"کیوں عذاب کرنے پر تلے ہوئے ہو میری زندگی، کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟؟"

آپ کے لیے کیوں کوئی اور عذاب نہیں ہے سوائے میرے؟؟" مقابل کی آنکھوں میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔

"کیونکہ، میرے لیے ازیت بنتے جارہے ہو تم!" اس کی برداشت اب جواب دے چکی تھی۔ آج پہلی بار وہ اپنا آپا کھوتی، چیخی تھی۔

مقابل تو بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ اس قدر نفرت تھی اس لڑکی کو اس سے۔ وہ بہت غلط جگہ پہنچ چکا تھا، بڑی بری طرح آزمائے جانے والا تھا وہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دعا کریں کہ اب اگلی گولی اس سینے کے آر پار ہو جائے۔۔ اسی طرح اس ازیت سے چھٹکارا مل سکتا ہے آپ کو۔۔" اپنے سینے پر دل کے مقام پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر کہتا، وہ رُکا نہیں تھا۔

ہر بار اس کی آزمائش اس لڑکی سے ہی کیوں لکھی گئی تھی۔ آنکھوں میں جلتے انگارے اس کا آپ جلا کر راکھ کر رہے تھے۔

الیکشن بہت قریب تھے اور یہاں ابھی اس نے اپنا بزنس سیٹ کیا تھا، وہاں تو سب اپنی طرز پر چل رہا تھا کوئی ایسا مسلئہ نہیں تھا پر یہاں اسے آفس بھی روز ہی جانا پڑ رہا تھا، جب کہ سیٹ سب ہو چکا تھا کیونکہ یہ اس کے لیے مشکل نہیں تھا بزنس کی دنیا کا وہ بادشاہ تھا، بہت کم ،عمر میں وہ اکیلے اپنے بل پر اپنا بزنس شروع کر کے جن اونچائیوں پر پہنچا چکا تھا وہ قابلِ دید تھا لیکن یہ سب دنیا کی نظر میں تھا، اصل حقیقت اس کی سب سے مخفی تھی جس کی وجہ سے اسے سیاست میں حصہ لینا پڑا تھا اور وہ وقتی حصہ لینا کب اسے اس سب میں گھسیٹ گیا پتہ ہی نہیں چلا۔ ان سب کاموں میں وہ اپنے آپ کو بلکل بھول چکا تھا۔

اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ باقی سب بھی دن رات صرف کام کے ہو کر رہ گئے تھے، اتنی آسان تو نہیں ہوتی یہ زندگی۔

ابھی بھی وہ اور غزوان دونوں آفس سے نکل کر شدید تھکن کے باوجود ایجنسی پہنچے تھے۔ باقی چاروں تو پہلے ہی یہاں موجود تھے۔

Clubb of Quality Content

،آج رات، سائٹ ایریا میں ملک کنسٹرکشن کے جس پروجیکٹ پر ورکنگ چل رہی ہے"
ہمیں وہاں ریٹ ڈالنی ہے، وہاں ادھر کام کرتے ورکر کا جو بھی مسلہ تھا وہ ہوا نہیں تھا بنایا گیا
،تھا،تاکہ کام روک کر ان کا کام آسانی سے ہو سکے، کریم کو بھی ان لوگوں نے مروایا ہے
کیونکہ وہ اس رات ان کی باتیں سن چکا تھا،اور چپ رہنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔"غازی
تفصیل سے انہیں کر بات سے آگاہ کرتا، سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا۔پروجیکٹر پر سامنے سائٹ کا
میپ کھلا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کوئی اور جانتا ہے اس بارے میں ؟؟؟"

ہاں !اس کی بیوی ! ! لیکن یہ بات میرے سوا کوئی نہیں جانتا،اس کی بیوی کو میں منظر سے
"غائب کروا چکا ہوں، وہ سیو ہیں، ڈونٹ وری۔۔

"گڈ ! !"

”ٹھیک ہے دین، بیک اپ کے لیے فورس کو گائیڈ کر دیا ہے، تم لوگ آج رات ہی انہیں ان کے انجام تک پہنچاؤ گے۔۔“

”یس رعد!!!“ پاس کھڑے تینوں نے ایک آواز ہوتے کہا۔ جب کہ دو نے ایک گہری سانس لیتے کچھ سوچا تھا۔

”ہمیں بہت ہوشیاری سے کام لینا ہوگا، صرف ڈرگز کی اسمگلنگ نہیں ہے، بلکہ غیر قانونی اسلحوں کا سودا ہونا ہے، دونوں طرف سے ہی دونوں پارٹیز پوری تیاری سے آئیں گی۔“ غاز نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پیشانی کو مسلتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور جب تک یہ ہو نہیں جاتا تب تک یہ بات یہاں سے باہر نہیں جائے گی۔۔ ہم چھ کے علاوہ یہ بات نہ ہی کسی کو پتہ ہے اور نہ ہی بتائی جائے گی۔۔“

یس!! رعد یو آر رائٹ! ہمیں اس بات کا بہت خیال رکھنا ہو گا، پہلے بھی باتیں لیک ہو چکی ہیں۔۔ کوئی بے غیرت۔۔ اس طرف کا مخبر ہے جو ہمارے بیچ رہ کر ہمارے سیکریٹز باہر لیک کر رہا ہے۔۔ ورنہ اٹس امپوسیبل، کہ ہم اب تک اس سب تک پہنچ نہیں پارہے ہیں۔۔ خاص کر اس زی تک۔۔ جو ان سب کی ڈھال بنا ہوا ہے۔۔" ولف نے کہتے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ سرمئی آنکھیں گہری ہوئی تھیں۔

انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب وہ ہماری قید میں ہو گا۔۔" سیال نے کہتے پہلو بدلا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک اور بات، ابی، تم لوگوں کے ساتھ نہیں جائے گا۔" رعد نے عام سے انداز میں کہتے" غاز کو دیکھا۔

کیوں؟؟" ابی کے ساتھ ساتھ سب نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔"

"ایجنٹ! پہلے اپنے آپ کو اس قابل تو کر لیں کہ آپ کو کسی محاذ پر بھیجا جا سکے۔۔"

آپ مجھے ڈی گریڈ کر رہے ہیں، رعد۔!!" اس کی نظروں میں تکلیف کا تاثر ابھرا تھا۔"

جائیے آپ آرام کیجیے گھر میں۔۔کچھ دن کی چھٹیوں پر ہیں فی الحال آپ۔۔" اس نے اس" کی ٹانگ کی غرض سے کہا تھا پر وہ شاید کچھ دیر پہلے ہوئی باتوں پر ہی سوچ رہا تھا۔ جو اسے کچھ اور ہی لگا۔ رعد نے بھی کندھے اچکائے۔ کیا فرق پڑتا تھا، اچھا ہے ذرا دماغ جگہ پر آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"you can't do this to him..!! "

اسنیپر اور سیال نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھتے کہا۔

یہاں کا باس میں ہوں، میں ہی ڈسائیڈ کروں گا یہ سب! آپ لوگ نہیں..!!" بے اعتنائی" سے کہتے وہ اپنی سیٹ پر بیٹھا۔

کچھ ہوا ہے؟؟" ولف نے غاز کی جانب جھکتے، آگے بڑھتے استفسار کیا۔"

ان لوگوں سے پوچھو۔۔!" کہتا اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹیک گیا۔ ابی نے ایک نظر غازپر "
ڈالی تھی۔

میٹنگ از ڈن، یو آل مے گو ناؤ۔۔!" رعد نے انہیں باہر جانے کی اجازت دی تھی، جبکہ "
وہاں کھڑے تین نفوس کو تو ایسا لگا تھا کہ جیسے ان کو صاف صاف یہاں سے دفعہ ہو جانے کا کہا
گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابی اپنی سرخ ہوتی آنکھیں مسلتا، باہر کی طرف نکلتا چلا گیا۔ جن انکھوں کو، سامنے بیٹھا
شخص جوان کا لیڈر تھا، ان کا مینٹور تھا، وہ اس کی آنکھوں کو عقاب کی آنکھیں کہتا تھا جو اپنے
شکاری کو بہت دور سے پہچان لیتی تھیں۔۔ آج ان آنکھوں کی یہ سرخی اسے کہیں بے چین
کر گئی تھی۔ لیکن یہ اس کا کام تھا۔ اور کام سے سمجھوتا رعد نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

اس کے پیچھے وہ دونوں بھی میٹنگ روم سے نکل چکے تھے۔

پیچھے صرف غاز اور ولف بیٹھے رہے گئے تھے رعد کے ساتھ۔

"لیٹ اٹ گو!! نیکسٹ ٹائم سے نہیں کرے گا!" ولف نے اسے سمجھانا چاہا۔

"ان کے لیے یہ سزا ضروری ہے۔۔!" کب سے خاموش ٹھوڑی پر مٹھی رکھے بیٹھا غاز اب بولا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!!چپ کر جاؤ، تم تو ہو ہی سخت آدمی۔۔"

"یہ ہی طریقہ ہے ان لوگوں کو انسان بنانے کا۔۔ ورنہ تمہیں ملے گے نہیں یہ۔۔ زندگی کی ڈور ٹوٹے، اس سے اچھا ہے کہ ان کا دل ٹوٹ جائے۔۔" غاز نے کہتے اسے دیکھا۔

"یہ ذہنی ٹارچر ہے!!!" ولف نے پھر اس کی بات کی نفی کی۔

وہ ٹھیک ہے رعد!! یہ چھوٹے موٹے زخموں سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔۔یہ آپ بھی جانتے ہیں۔۔اور کس بات کا ڈر ہے؟؟ کس لیے یہ سب؟؟ کیا اس جگہ پر آنے سے پہلے اپنے سر پر کفن باندھ کر نہیں نکلے تھے ہم؟؟"

"کیا یہاں آنے سے پہلے یہ نہیں جانتے تھے کہ آخری سانس تک اس ملک کے لیے گروی رکھ چکے ہیں؟؟"

"مجھے تو کہیں سے یہ پروفیشنل نہیں لگ رہا!! پروفیشنلزم کے نام پر رشتوں کی محبت میں کمزور فیصلے نظر آرہے ہیں۔۔"

"اپنی بکواس بند کرو!!"رعد نے کہتے کرسی سے لگی ٹیک چھوڑی۔"

"سچ ایسے ہی برا لگتا ہے۔۔"وہ بھی تیزی سے بولا۔"

Clubb of Quality Content

ولف!!!"غازنے اسے اس کے انداز پر ٹوکا۔"

ہنہہ!!منافق۔۔"منہ ہی منہ میں کہتا،کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔سرمئی آنکھیں" مغرور تو انتہا کی تھیں۔

اصول بھی ہوتے ہیں کچھ کام کرنے کے۔۔کیا یہ ٹھیک تھا کہ کسی کو انفارم کیے بنا خود ہی" آگے کے موو،پلین کر کے اس پر عمل کر لینا؟؟یہ ہوتا ہے ہمارے کاموں میں؟؟ایسے کرتے آئے جو آج تک سب؟؟گلی لکڑ کی لڑائی تھی کیا؟جو دس لڑکے آئے کرنے اور یہ یہاں سے چلے گئے لڑنے۔۔"

بولو؟؟چپ کیوں ہو؟؟صرف ایک اکیلے اس کے سر پر کفن نہیں بندھنا تھا،بلکہ وہ" لاکھوں کروڑوں لوگوں کی تباہی بھی ہو سکتی تھی جن کی حفاظت کا ٹھیکہ لے کر یہاں آئے ہو تم لوگ۔۔"رعد کا دماغ کھول گیا تھا اس کی باتوں پر۔

صحیح ہے آپ کی بات۔۔پر آپ جانتے ہیں یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔وہ نہیں کرے گا"

"آئندہ ایسا۔۔

غاز؟؟"استفاہیہ انداز میں اسے دیکھتے بولے۔"

"لاسٹ وارننگ دے کر چھوڑ دیں۔۔اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہنہہ!!لاسٹ وارننگ۔۔"ولف بھی اپنی طرز کا ایک تھا۔کہتے اپنی سیٹ چھوڑتا لمبے"

لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلا۔

ہمم!!کون ہو سکتا ہے؟؟ابھی تک جتنی باتیں بھی ہوئی ہیں وہ ہم چھ کے سوا اور کوئی نہیں"

جانتا،آخر کون ہو سکتا ہے وہ؟؟"ولف نے کہتے اسنیپر کی جانب دیکھا۔

"دماغ تو ٹھیک ہے نا! تمہارا؟؟میری طرف کن نظروں سے دیکھ رہے ہو؟؟"

مطلب؟؟؟"استفاہیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔"

تم مجھے کہہ رہے ہو؟میں ہوں وہ ٹریٹر؟؟"اسنیپر کا تو دماغ کھولا تھا اس کے انداز پر۔"

پاگل ہو گیا۔۔کچھ بھی۔۔!! صحیح کہہ رہے تھے۔وہ،ایک ڈوز کی ضرورت واقعی ہے تم" لوگوں کو۔۔!"کہتا وہاں سے اٹھتا باہر نکل گیا۔

"!!ہنہہ!! سرمئی آنکھوں والا مغرور آدمی۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زی!!! معاف کردیں!! معاف کردیں اب نہیں ہوگا!!" وہ چیختا چلاتا رہا تھا لیکن سامنے کھڑے شخص کو نہ کبھی کسی پر ترس آیا تھا اور نہ ہی کبھی آنا تھا۔

اس کے ایک اشارے پر شانی نے اس آدمی کے سر پر گولی ماری تھی جو اس کے بھیجے سے آر پار ہوتی، اسے موت کی نیند سلا گئی۔

"زی سے دھوکے کی کوئی معافی نہیں ہے، صرف ایک سزا ہے اور وہ موت ہے، صرف موت ــــ!!" ایک جھٹکے سے بالوں کا بینڈ کھینچتے اپنی گردن تک آتے بالوں کو کھول گیا۔ ہلکی بھوری انکھوں میں شعلے دہک رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"زی!! میں نے سب سنبھال لیا ہے، ڈر گز اور وہ ہتھیار سب وہاں سے نکال لیے گئے ہیں، فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔۔"

"اور اس چِپ کا کیا ہوا؟؟؟"

-

"اسے لاسٹ وارننگ سمجھنا میری تم تینوں، اب اگر ایسی کوئی حرکت ہوئی تو تینوں کے
ٹرانسفر لیٹر اگلے لمحے تم لوگوں کے ہاتھ میں ہونگے۔۔"

ہنہہ!!" آبان اور یمان دونوں نے اس درجہ ہمت پر غازی کو ایک تیز گھوری سے نوازا"
تھا۔
جب کہ اکثم اپنا سر دائیں بائیں ہلاتا ایک سرسری نگاہ اس پر ڈالتا اس کی طرف قدم بڑھاتا
آگے بڑھا۔

"لگ رہا ہے عہدے کے ساتھ ساتھ رشتہ بھی بھولتے جا رہے ہو، بھتیجے۔۔" ایک ادا سے
کہتا اس سے کچھ فاصلے پر آ کر کھڑا ہوتا وہ اس کا خون خشک کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میمم،ہیں ں میں،،میں،میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا،وہ بیماری ہے مجھے شام سات بجے"
"!!کے بعد کچھ بھی بولنے لگتا ہوں۔۔!اس سے پوچھیں اسے پتہ ہے،بتا یمان

جی جی!!جی چاچو وہ۔۔"ہچکچاتے کہتے اس نے عجیب نظروں سے غازی کو دیکھا تھا کہ یہ"
کونسی بیماری ایجاد کر رہا ہے یہ۔۔پاگل تو نہیں ہو گیا۔
ڈرتے ڈرتے اکثم کو دیکھ کر ہنسنے کی کوشش کی۔

واقعی!!!!"ایک آئی برو اٹھاتے اکثم نے واقعی پر کافی زور دیا۔"

Clubb of Quality Content!

جاؤاب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔۔"سر دائیں بائیں ہلاتے کہتا وہ اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھا۔"

چاچو!!وہ۔۔"آبان نے پھر کچھ کہنا چاہا۔"

اگر اب مجھے ڈسٹرب کیا تو باخدا جن گارڈز کے سامنے سے روز یہ اونچی گردن لیے آتے جاتے ہو نا، انہی سے دھکے دے کر باہر نکلواؤں گا۔" تیز نظروں سے انہیں گھورتے وہ ان کے لفظ حلق میں ہی کہیں گھونٹ گیا تھا۔

کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ یہ کر بھی گزرتا۔

تینوں نے سکون کا سانس لیتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگایا۔

Clubb of Quality Content!

سلطان کو وہ بلیک میلنگ کال، کرنے والی کوئی اور نہیں دیبہ تھی، اسی کے پاس ہے"

"چپ۔۔

دیبہ؟؟ آہ اس لڑکی کو کس طرح سمجھاؤں میں۔۔" بالوں میں انگلیاں پھنساتا پیچھے کی طرف لے جاتے سیدھا ہاتھ سے گردن کو سہلاتے آگے کی طرف لا کر، ایک ادا سے گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا۔

''فون کرواسے اور بلاؤ اسے ابھی اسی وقت۔۔''

''پر زی وہ اس وقت۔۔۔''

اپنی بات پر، مقابل کی اٹھی آئی برو اسے اپنی بات مکمل کرنے سے روک گئی تھی۔

میں کال کرتا ہوں۔'' کہتا ایک نمبر ملا گیا۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''کہاں ہو؟؟''

''تم لوگوں کی طرح فارغ نہیں ہوں، کام کرتی ہوں، وہیں ہوں۔''

سلطان کے کارناموں کی جو چپ تیار کی ہے نا! تم نے، وہ لے کر ابھی کے ابھی یہاں''

''پہنچو۔۔

"کون سی چپ؟؟کیا بکواس کر رہے ہو؟؟"

تمہیں لگتا ہے کہ تم ہم سے چھپا سکتی ہے؟؟ سلطان نے زی سے کہا ہے کہ اس شخص کو"
ڈھونڈا جائے جس نے اسے یہ بلیک میلنگ کال کی ہے۔۔اور مجھے نہیں لگتا کہ مجھے تمہیں یہ
"بتانے کی ضرورت ہے کہ زی کے لیے یہ مشکل نہیں۔۔

دیکھو، میں تم لوگوں کے کام کے بیچ نہیں آتی، تم لوگ میرے بیچ نہیں آو۔۔"وہ انہیں ان"
کی طرز میں ہی جواب دے رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زیادہ زبان نہیں چل رہی ہے تمہاری لڑکی!!!"وہ شاید جانتی نہیں تھی کہ فون اسپیکر پر"
تھا۔

اور کب سے اس کی ساری باتیں سنتا زی اب اطمینان سے کرسی کھینچ کر شانی کو فون اپنے
سامنے ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ کرتا بیٹھ چکا تھا۔

"زز۔۔زیی زی!" حلق کو تر کرتی اس کی آواز پر اس کی زبان کی لرزش وہاں موجود ہر شخص نے سنی تھی۔

"کچھ کہہ رہیں تھیں۔۔؟؟" ایک بار پھر اس کی بھاری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"زی! می م میں،، میں میں۔۔" آنکھیں میچتے، اسے اپنے آپ پر غصّہ آیا تھا۔ وہ کیوں ڈر رہی ہے اس سے بھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!!چِپ مجھے چاہیے۔۔"

"نہیں مل سکتی۔۔" پتہ نہیں کہاں سے اس لڑکی کے اندر ہمت آئی تھی اور وہ بولتی چلی گئی۔

"کیا کہا؟؟" زی سے زیادہ وہاں کھڑے آدمیوں کو اس کی ہمت پر اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔

"وہ ہی جو آپ نے سنا۔۔"

"!!!تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے لڑکی"

دیکھیں میں آپ کے کام کے بیچ میں نہیں آتی اور آپ بھی تو کسی دوسرے کے کام کے بیچ" نہیں آتے پھر کیوں۔۔"زی سے اس طرح بات کرنے کی شاید اس لڑکی میں ہی اتنی جرات تھی۔اور یہ جرات بھی زی کی ہی دی تھی،وہ اس کو ہر بار چھوٹ دے دیا کرتا تھا۔وجہ صرف اس کا مبسام فیاض کی بہن ہونا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہاں پہنچو فوراً۔۔"کہتے فون بند کیا۔"

میں نہیں آؤں گی،مار دے گے نا!زیادہ سے زیادہ!مار دیں۔۔پر اب اور نہیں چھوڑ سکتی" میں اس کو،میرے اور میرے انتقام کے بیچ کوئی نہیں آسکتا۔۔کوئی نہیں۔۔زی بھی

نہیں۔۔"اس کے فون رکھنے پر شانی کے نمبر پر اس لڑکی کا وائس نوٹ آیا تھا جسے سنتے زی نے ایک زبردست گھوری سے فون کی سمت دیکھتے، پھر شانی کو دیکھا۔

"!! جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔۔ ورنہ بے موت ماری جائے گی۔۔"

"خیال رکھنا سلطان کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے کہ یہ سب اس کا کیا دھرا ہے۔۔"

جی!!"شانی تیزی سے باہر نکلا۔ باہر نکلتے اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ لڑکی! ہم سب کو مروائے گی کسی دن۔۔"اپنے آپ سے کہتے گاڑی میں بیٹھا۔"

-

تھکن سے چور ہونے کے باوجود وہ تھکا ہارا سا ان کے کمرے میں آیا تھا، بات تھی ہی اتنی اہم۔

اندر آسکتا ہوں؟؟" دروازے پر دستک ہوئی۔"

ہمم! خیریت آج یہاں کا راستہ کیسے یاد آگیا؟" دروازے پر ہوئی دستک پر تو نہیں پر کسی کی" آواز پر انہوں نے قریشیہ بناتا دوپٹہ نیچے رکھتے، نظریں اٹھا کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

"کیوں؟ میں یہاں نہیں آسکتا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آسکتے ہو، ضرور آسکتے ہو پر آتے نہیں ہو نا! اس لیے۔۔"

چاچی!! آپ جانتی ہیں، میں ان کے بارے وہ تلخ جملے نہیں سن سکتا جو آپ اور سمایا ان کے" لیے استعمال کرتے ہیں۔۔"

"!! بیٹی ہے وہ میری، جو چاہے کہوں۔۔"

مجھے آج تک وہ بہت مضبوط لگی ہیں، ایک مکمل اور کامیاب عورت، لیکن آج!! آج! مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ تو اپنی زندگی کے بہت بڑے باب میں ہاری ہوئی عورت لکھی جا چکی ہیں۔۔ کس قدر خوش ہوئے گی وہ یہ جان کر کہ، آج ان کی ماں ان پر حق جتا گئی ہے، انہیں بیٹی کہہ گئی ہے، پر کس قدر بد قسمت ہیں وہ کہ ان کی ماں کا یہ حق جتانا صرف اس لیے ہے کہ وہ اس کے لیے تلخ جملے استعمال کرنے کا حق حاصل کرنا چاہتی ہیں۔" ہلکا سا ہنستے وہ تکلیف زدہ سے لہجے میں بولتا، انہیں جھنجھوڑ کر رکھ گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں آئے ہو؟؟ اس کے لیے لڑنے آئے ہو؟؟"

"آپ کو واقعی ایسا لگتا ہے؟"

"نہیں تو!! پھر؟"

"آپ عکس سے ملنے کیوں نہیں گئیں اب تک؟؟"

ایک گہری سانس فضا میں خارج کرتا وہ نیچے ٹھنڈی یخ زمین پر گھٹنے رکھتے ان کے پاؤں کے پاس آکر بیٹھتا ان کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ گیا۔

ایک لمحے کے لیے اس کا لہجہ ان کے لفظ سلب کر گیا۔وہ حیرت سے اس لڑکے کو دیکھے گئیں جو اس قدر ٹھنڈ میں یخ زمین پر گھٹنے ٹیکے بیٹھا تھا۔

تم اس سب میں نہیں پڑو۔اور ادھر آؤ اوپر بیٹھو۔۔"گلا تر کرتی اس کے ہاتھ کو دیکھتے بولیں" جو ان کے گھٹنے پر انتہائی محبت سے رکھا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ کو یاد ہے چاچی! جب مجھے کسی چیز سے منع کر دیتی تھیں تو میں عکس کے پاس جاتا تھا اور" جب عکس کسی چیز سے منع کر دیتی تھیں۔۔"تھوڑے توقف کے بعد وہ پھر بولنا شروع ہوا۔

تو،تو میں آپ کے پاس آتا تھا اور اسی طرح آپ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے آپ کے قدموں" میں بیٹھ کر آپ سے کہتا تھا اور آپ لمحہ بھی نہیں لگاتی تھیں میری بات پوری کرنے

میں۔۔" بنا پلکے جھپکائے وہ انہیں دیکھ رہا تھا، جبکہ ان کی نظریں اس کے اسی ہاتھ پر جمی تھیں۔ پر ان کی نظروں کے سامنے اس وقت ایک چھوٹے سے بچے کے نازک سے ہاتھ آئے تھے اور وہ ہی معصوم سی آواز جو چاچی کہتا، اس سے بڑے مان سے اپنی منوا لیتا تھا۔

"آپ جانتی ہیں؟ میں نے آپ سے باتیں منوانا کیوں چھوڑ دیا؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھانے کی ٹیبل پر چھائی خاموشی غزوان اور آبان دونوں نے ہی محسوس کر لی تھی۔

"کیا ہوا؟ آج سب اتنے خاموش کیوں ہیں؟؟" آبان نے پہل کی، وہ جانتا تھا شام انہیں وہاں نہ کے جانے کا غصّہ تھا خواتین کو۔ جبکہ داؤد صاحب اور رحمنہ کو ابھی تک کسی بات کا علم نہیں تھا۔

کھانا کھاتے ہوئے کیا چاہ رہے ہو؟ گانے گائیں؟؟ یا کاری سنائیں تمہیں؟؟" عرشیہ نے "آنکھیں چھوٹی کرتے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

بندر یا تم سے نہیں پوچھا میں نے، تو خاموش رہو۔" آنکھیں نکالتے اسے چپ رہنے کا کہا۔"

تم ہو گے بندر۔۔" وہ بھی کہاں کم تھی۔"

ہا! ہا! ہا!! بڑی ہنسی آگئی چوہیا۔۔" آبان بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آبانن!!!" غزوان نے اسے دیکھتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔"

بھائی آپ اسے کچھ۔۔" منہ بناتا کچھ کہتا کہ اس کی آنکھوں کو دیکھتے چپ ہوا۔"

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی لیکن کھانے کے بعد، آپ کھالیں میں ہال میں ویٹ کرر ہاہوں، اور آپ سب بھی کھانے بعد ہال میں آجایئے گا میں ویٹ کرر ہاہوں۔۔" وہ کھانا کھاچکا تھا، پلیٹ آگے کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"بھائی میں بھی آیا۔۔" کہتا اس کے پیچھے بھاگا جیسے تائی ماں اور دادی کی نگاہیں اسے نوالہ عجل سمجھ کر کھا ہی نا جائیں۔

دادی نے تو گھور کر دیکھا تھا اسے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب کھانے سے فارغ ہو کر یہیں آ گئے تھے جہاں بڑے سے ہال نما لاونج میں وہ سنگل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ سب نے آکر اپنی اپنی جگہ سنبھالی۔ انہیں دیکھتا وہ ٹانگ سیدھی کر کے بیٹھتا، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر گیا۔

بابا۔۔!! میں بنا کسی لگائی لپٹی کے بات کرنے کا عادی ہوں، یو نو دیٹ، سو سیدھی سیدھی بات ہے، کیا آپ نے کبھی بڑی پھوپھو کو ڈھونڈنے کی کوشش کی؟؟ کیا آپ انہیں معاف کر چکے ہیں؟" تحمل سے وہ اپنی بات ان کے گوش گزار کر رہا تھا۔

ماں اور دادی کی جہاں آنکھیں نم ہوئی تھیں وہیں تحسین بیگم کے چہرے پر پسینے کے چند قطرے چمکے تھے۔

"آج یوں اچانک کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پلیز!! ابھی صرف مجھے اپنا جواب چاہیے۔۔ صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کا اور چاچو کا "اس بارے میں کیا ردعمل تھا اور ہے؟

"کہاں ہیں زی؟؟"

پلک جھپکنے کے سے لمحے میں وہ اس بڑے سے محل نما صیام مینشن کے باہر کھڑی تھی جسے دیکھتے گارڈز فوراً سے دروازہ کھولتے سائیڈ ہوئے تھے۔ تیزی سے اندر جاتی وہ ابھی راہداری میں ہی تھی کہ اسے شانی نظر آیا۔

جاؤ اندر ہی ہیں۔۔"اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے احسان کرنے والے انداز میں جواب دیتا" خود واپس اندر کی جانب بڑھ گیا۔اب باہر جا کر کیا کرنا تھا جب وہ آچکی تھی۔ سارا کام جلدی جلدی اسٹاف کو سمجھا کر وہ دوسو کی اسپیڈ سے بھاگی تھی۔لاکھ بہادر صحیح پر زی کے سامنے سب دھری کی دھری تھی آخر یہ بہادری اسی کی دی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ انداز نا اپنے کسی اور کو دیکھانا، میں منہ توڑ کر تمہارے ہاتھوں میں رکھ دوں گی۔۔"کاٹ" کھانے کے سے انداز میں کہتی تیزی اس کے آگے سے نکلتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

کٹخنی بلی جب دیکھو کھانے کو دوڑتی ہے۔۔"کہتا قدم اس کے پیچھے ہی بڑھا گیا۔"

اس کے دروازے کے باہر رکتے اس نے پلٹ کر اپنے پیچھے آتے شانی کو دیکھا۔

"اندر اور کوئی ہے؟"

پیچھے ہٹو۔۔!!"اسی کے تھوڑی دیر پہلے والے انداز میں تیزی سے اس کے آگے سے نکلتے" بنا نوک کیے وہ اندر داخل ہو چکا تھا۔اسے اپنی اہمیت کا احساس دلاتا دل جانے والی مسکراہٹ اس پر اچھالتا دروازہ بند کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زی وہ آگئی ہے۔۔"

"!بلاؤ۔۔"

جی!!"کہتا دروازہ کھولتے اسے اندر آنے کا کہا۔"

"آجاؤ۔۔"

ڈرتے ڈرتے اس نے اپنے قدم کمرے میں داخل کیے۔فون پر تو کافی بہادری دیکھا چکی تھی پر اب جب وہ سامنے تھا تو دل سوکھے پتے کی مانند پھڑ پھڑا رہا تھا۔

"فون پر تو کافی ہمت کا مظاہرہ کر رہی تھیں ؟؟"اس کے ڈرے سہمے،اس شدید ٹھنڈ میں بھی پسینے سے تر ہوتے چہرے کو دیکھتے بولا۔

زی کے چہرے کی سمت دیکھنے سے بھی گریز برتی وہ اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہاں کھڑا شانی اسکی ہمت پر داد دیتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا رہ گیا،وہیں وہ،زی کے گھنے پونی میں قید بال،ہاتھ میں پہنا عقیق کا بریسلیٹ جسے وہ مسلسل دوسرے ہاتھ سے گھنا رہا تھا۔وہ نہ دیکھ کر بھی محسوس کر سکتی تھی۔کافی چھوٹی عمر سے دیکھتی آ رہی تھی۔وہ اس کی ایک ایک حرکت سے واقف تھی۔

"وہ چپ کہاں ہے؟"

"مم،،پروسی۔۔پروسیکیوٹر عکس حیدر شاہ کے پاس۔۔وہ میں انہیں بھیج چکی ہوں۔۔"

"دیا فیاض!!!!" دھاڑتے وہ اب اپنی بھاری کرسی کو پیچھے دھکیلتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اسے دیکھ دیا بھی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"یہاں سے چلی جاؤ لڑکی، نہیں تو سلطان سے پہلے میرے ہاتھوں ماری جاؤ گی۔۔اور میں موت میں نرمی نہیں برتتا۔۔۔جاؤ!!!!!!" اس کے لہجے میں آگ کی سی طپش تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہ ہم دونوں کل اس سے ناراض تھے اور نہ آج ہیں، ہم دونوں نے انہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی میرے شیر! پر وہ ہمیں نہیں ملی۔۔ہمارے معاف کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہے۔۔وہ سب بابا کی وجہ سے تھا۔۔بابا کا حکم تھا لیکن پھر بابا نے ہی کہا تھا کہ ہم ڈھونڈے انہیں پر وہ نہیں ملی۔۔"

"تو پھر آپ دونوں نے ان کا ساتھ کیوں نہ دیا، دادا کے خلاف نہیں جا سکتے تھے تو بہن کا ہاتھ تھامتے اس کے ساتھ کیوں نہیں چل دیے؟؟ کیوں نہیں روکا؟؟ کیوں نہیں کچھ پوچھا؟؟ ان سے ان کی صفائی سنی؟؟ کیا بھائی کا حق ادا کیا تھا آپ لوگوں نے؟؟ بابا! بھائی تو بہنوں کا مان ہوتے ہیں۔۔انہوں نے ایک دفعہ تو آپ دونوں کی طرف نظریں اٹھائیں ہونگی؟؟ ہے نا!!! چاہے ایک دنیا خلاف ہو جائے بابا پر بھائیوں کو بہنوں کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔وہ بچپن نہیں بھولنا چاہیے بابا!! انہوں نے بھی بڑی آس سے اپنے محافظ کی سمت دیکھا ہوگا۔۔!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو، میں محافظ تو تھا اس کا لیکن بہت کمزور جو اپنی بہن کے لیے زرا سی آواز بلند نہ کر سکا، زرا قدم نہ بڑھا سکا۔۔دیکھا تھا اس نے میری جانب لیکن میں تمہاری طرح نہیں بن سکا میرے بیٹے، میں نے اس کا خالی بڑھا ہوا ہاتھ خالی ہی چھوڑ دیا تھا۔۔میں باپ کی تعبدادی میں بھائی ہونے کا حق ادا نہیں کر پایا۔۔"

"نہیں بابا!! یہ تعبدادی نہیں ہے، یہ ظلم ہے، ایک بھائی کا اپنی بہن کے ساتھ، تعبدادی تو ایسے بھی ہو سکتی تھی کہ آپ اسی بہن کا ہاتھ تھامتے باپ کا حکم سر آنکھوں پر رکھتے ان کے ساتھ نکل جاتے۔۔ انہیں اکیلا چھوڑتے آپ کو عزت کا خیال نہیں آیا؟؟"

"ہاں! میں یہ ہمت نہیں کر پایا، نہ وہ کر پایا نہ میں دونوں اس معاشرے کے آگے جھک نہ سکے۔۔ ہم ہار گئے تھے۔۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"بس کرو وغزوان بہت ہوا۔۔ اس وقت جو انہیں ٹھیک لگا۔ انہوں۔۔نے وہ ہی کیا۔۔ بڑوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔۔ بس کرو اب اس بات کو، وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔۔ شاید اس وقت تم ہوتے تو تم بھی یہ ہی کرتے" عالیہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔

"وقت کی بات؟؟ آر یو سیریس ماں؟؟ اور یہ غلطی نہیں ہے۔۔۔ وعدہ خلافی، غلطی کے زمرے میں آتا ہے؟؟ یا گناہ کے زمرے میں؟؟ مان توڑا گیا ہے ایک بہن کا، ایک بہن سے

کیا وعدہ توڑا ہے، کہ اسے ہمیشہ تحفظ دیا جائے گا، ہمیشہ اس کے سر پر اپنے ہاتھ کا سایہ برقرار رکھا جائے گا۔۔"

"بس غزوان !!" عالیہ بیگم روتی چلی جا رہی تھیں۔ کہہ تو وہ ٹھیک رہا تھا۔ داؤد صاحب کے بھی آنسوں زار و قطار بہتے چلے جا رہے تھے۔ عرشیہ بھی اپنے بھائی کے الفاظوں پر اپنے آنسوؤں نہیں روک پائی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ بہت مضبوط مان اور غرور تھا کہ سید غزوان عالم اس کا بھائی تھا۔

زینیہ بھی اپنے آنسوں پونچھتی، ان سب کے بیچ کھڑی بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!!نہیں ماں یہ غلطی نہیں ہے اور میں ہوتا تو یہ ہی کرتا؟؟ آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں ماں چاہے آج، چاہے آج سے کئی سال پہلے یا آج سے کئی سال بعد____جب بھی ضرورت پڑے گی میں اپنی بہنوں کے ساتھ نظر آؤں گا آپ کو، ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے گی تو ڈانٹوں گا، سمجھاؤں گا، بات نہیں کروں گا____پر دنیا کی بھیڑ میں تنہا نہیں چھوڑ دوں گا، گھر کی عزت کو دھکے دے کر گھر سے باہر رلنے کے لیے نہیں پھینک دوں گا، جس بہن کو پورا

بچپن اپنے ہونے کا یقین دلاتا رہا ہوں، جس بہن کو مجھ پر مان ہو، جس بہن سے ہمیشہ تحفظ فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہوا سے یوں بے رحم دنیا کی جہنم میں نہیں جھوک دوں گا۔۔ کبھی نہیں میری بہن کی غلطیاں بھی میری اس کی سزائیں بھی میری۔۔جب وہ میری سو کالڈ عزت کا بوجھ اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھا کر پھر سکتی ہے تو میں دنیا کی لغت میں اپنے ان مضبوط کندھوں پر اپنی بہن کی غلطیوں کا بوجھ تو اٹھا ہی سکتا ہوں۔۔اور ایک بات یاد رکھیے گا سید غزوان عالم اپنی بہنوں کو بہت اچھے سے جانتا ہے، اسے اپنی بہنوں سے بھی ان کی صفائی سننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" آج اس کا سارا غصّہ عود کر آیا تھا، اس کی دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھیں کہ اس کے اپنے خاندان نے اپنے ہی خاندان کی بیٹی کے ساتھ یہ سب کیا ہے۔ ، جس حقیقت کے پتہ چلنے پر جانے وہ کب سے صبر کیے بیٹھا تھا کہ صحیح وقت پر بات کرے گا اب حالات کے پیشِ نظر وہ، وہ اس حقیقت کو کھولنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن اس سے پہلے انہیں آئینہ دکھانا ضروری سمجھا تھا۔

کہاں ہے وہ غزوان؟؟" داؤد صاحب بس اتنا ہی کہہ پائے تھے۔"

Clubb of Quality Content

مل گیا ہے ان کے گھر کا پتہ۔۔پر۔۔۔!" وہ رکا تھا،اتنا سنگ دل کیسے ہو جاتا کہ ایک ماں کو" اس کی بیٹی کے مرنے کی خبر سناتا،ایک بھائی کو اس بہن کی موت کا بتاتا۔

"پر؟؟"

ہمم!! ناراض ہو گی۔۔آ نہیں رہی ہو گی؟ ہے نا!! ضدی تو تھی ویسے۔۔ بابا ڈانٹ دیتے تو" اتنی مشکل سے مانتی تھی۔۔کہ بس۔۔!!" کہتے خود ہی ہنسے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بابا!! وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔۔" کہتے وہ چہرہ پھیر گیا۔"

کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو غزوان؟؟ دیکھو تم نے جو کہا صحیح کہا سب قبول۔۔ لیکن یہ اس طرح" کر کے تم مجھے میری غلطی کی سزا نہیں دے سکتے یہ مزاق ناقابلِ برداشت ہے۔۔" اب وہ دھاڑے تھے اس پر۔

"یہ سزا شاید وہ خود لکھ کر گئیں ہیں آپ سب کے لیے۔۔وہ اور انکل کئی سال پہلے ایک روڈ
ایکسیڈنٹ میں اس دنیا سے جا چکے ہیں۔۔"

یہاں بس ہوئی تھی ایک قیامت تھی جو عالم پیلس پر ٹوٹی تھی۔سب کی آنکھیں بھیگتی چلی گئیں تھیں۔

"دادو!!!!دادو سنبھالیں اپنے آپ کو!!پانی لاؤ زینیہ۔۔" زینیہ سے پانی لانے کا کہتے آبان نے لڑکھڑاتی ہوئی دادو کو سنبھالتے صوفے پر بٹھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

غزوان نے جلدی سے پانی ان کے چہرے پر ڈالتے کچھ گھونٹ ان کے منہ میں ڈالے۔

"دادو پلیز!!آپ کو تو اپنے آپ سنبھالنا ہے،ان کی بیٹیوں کو پیار کرنا ہے،اپنی بیٹی کی روح کو
سکون دینا چاہتی ہیں یا نہیں؟؟"

وہ روتے ہوئے سر ہاں میں ہلا گئیں تھیں۔

پھر صبر کریں۔۔میں جلد آپ کو لے چلوں گا۔۔اب روئے گی نہیں ورنہ پھوپھو کو اور "تکلیف ہو گی نا۔۔"

روتی وہ چہرہ اس کے کندھے پر رکھ گئیں۔

مجھے لے جاؤ میری بچیوں کے پاس۔۔مجھے لے جاؤ غزوان۔۔۔!!" دادو تو اس سے لپٹتی نڈھال ہونے کو تھیں۔

ایسے نہیں کریں آپ سب۔۔اب غلطی تو نہیں سدھار سکتے ہم پر پھر بھی دیکھیں وہ بہن ہیں نا اپنا حق جاتے جاتے بھی ادا کر گئیں، دو بیٹیاں ہیں ان کی کچھ فرض ان کی طرف بھی بنتا "ہے آپ لوگوں کا۔۔وہ پورا کر لیں شاید اس غلطی کا کچھ پچھتاوا ضمیر پر سے کم ہو جائے۔۔"

داؤد صاحب کو روتے دیکھ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا، انہیں گلے لگا گیا۔

پاس کھڑی تحسین کی آنکھیں پتھر بنی ہوئی تھیں۔

"!!مجھے ان کے پاس کے جاؤ غزوان۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم چلے گے بابا! جلد چلے گے !!! پر پلیز پہلے اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔یوں تو ہم ان کے زخموں کو پھر ادھیڑ دے گے۔۔"انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"سنبھالیں دادو اپنے آپ کو ابھی تو ان دونوں سے ملنا باقی ہے یار۔۔بتایا تھا نا کتنی ڈرامے باز ہیں دونوں۔۔ چلیں ٹھیک ہو جائیں جلد ہی چلیں گے۔۔رونے سے تکلیف ہو گی آپ کی بیٹی کو اور آپ بھی چپ ہو جائیں ورنہ بہن کو اور تکلیف کی پہنچائیں گے۔۔اب ان کی بیٹیوں پر بھانجی اور بہن دونوں کی محبت جتا لیجیے گا۔۔ایک ویسے آپ ہی کی کاپی ہے بہت جلدی غصّہ آتا ہے اسے۔۔اور ایک آپکی بہن کی بہت معصوم پیاری سی۔۔۔"ماحول کو کچھ نارمل کرنا چاہا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ سب ان سے اس طرح ملتے ان کو زخموں کو پھر سے ہرا کریں۔

-

اس کے جملے پر پہلی بار اب تک انہوں نے نظریں اٹھاتے استفاہیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ جیسے جاننا چاہ رہی ہوں کہ کیوں؟؟

"کیونکہ جب سے ہوش سنبھالتا گیا، ایک سوال میرے ذہن میں آتا مجھے تنگ کرنے لگا تھا، کہ آپ میری بات میری محبت میں مانتی ہیں یا صرف عکس کی نفی کرنے کے لیے۔۔" اس کی بات پر ایک لمحے کہ لیے ان کی آنکھوں میں شکوہ اترا۔ وہ انہیں اس قدر پتھر دل سمجھ بیٹھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور بس اس سوال کا جواب تو مجھے آج تک نہیں ملا پر میں نے منوانا چھوڑ دیا۔۔اور دیکھیں آپ سے منوانا کیا چھوڑا، آپ کی بیٹی نے بھی ماننا چھوڑ دیا۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے، ایک پھیکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر ٹھہر گئی۔

"واقعی بڑی پکی بیٹی ہے آپ کی۔۔"

تو پھراب کیا چاہتے ہو؟؟"بس اتنا آپی بول سکتی تھیں وہ۔"

"آج اپنے سوال کا جواب جاننا چاہتا ہوں۔۔کہ مجھ سے واقعی محبت ہے بھی یا نہیں؟؟"اس کی بات پر ایک گہری سانس لیتے انہوں نے بولنے کے لیے لفظ تلاشنے چاہے۔

"بس اتنا کہوں گی کہ وہ سب تمہارے لیے تھا،عکس کی نفی میں نے کبھی کسی اور سہارے نہیں کی ہے،اس کے وجود سے نفی تو میں نے اس کے سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی دیدہ دلیری سے کی ہے جب کی ہے۔۔"بہت سوچ کر کہتے،نہ ان کے لفظوں میں کوئی ڈھلک تھی نہ ہی لہجے میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن مقابل کھڑا لڑکا کیا کرتا کہ اس کا دل عکس حیدر شاہ کا خیمہ تھا،جہاں وہ بڑے دھڑلے سے رہا کرتی تھی۔

اپنے لیے ان کے لفظوں سے محبت محسوس کرتے ہوئے بھی وہ نظرانداز کردیا کرتا تھا کیونکہ عکس حیدر شاہ کی نفی تو اسے جلتے انگاروں پر بھی منظور نہ تھی۔

"ٹھیک ہے مان لیا! آپ عکس سے مل آئیں، پلیز!! زیادہ کچھ نہ کہیں بس انہیں دیکھ آئیں، پوچھ لیں کہ وہ کیسی ہیں۔۔ بس اتنا۔۔!!" بہت مان سے کہتے، وہ ابھی بھی ویسے کا ویسا ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"میں یہ نہیں کرسکتی۔۔" کہتے وہ اس سے نظریں پھیر گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ بھی مانگ لو دایان!! پر یہ نہیں میں یہ نہیں کرسکتی، کسی حال نہیں۔۔!!" ان کی آنکھ سے ایک قطرہ گرتا اس کے ہاتھ میں جذب ہوا۔

"چاچی!! چلیں ایک ڈیل کرتے ہیں، اس سے آپ کی انا پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا۔۔ میں شاہ انڈسٹری کا ایم ڈی نہیں بنوں گا، میں بابا کو منع کرچکا ہوں اور یوشع کا نام لیا ہے وہ ہی

بنے گا!! اب سمجھیں آپ کو بس اس کے بدلے میں یہ کام کرنا ہے، آپ کو عکس سے ملنا ہے۔۔!" ان کے گھٹنے سے ہاتھ ہٹا گیا تھا۔ جسے انہوں نے شدت سے محسوس کیا۔ وہ سیدھا ہوتا کھڑا ہوا۔ چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا جیسے واقعی کوئی بزنس ڈیل کر رہا ہو۔

"ٹھیک ہے!! چلی جاؤں گی۔۔! جاؤ اب!!" ایک پل کے لیے انہوں نے سوچا ضرور تھا پر یوشع کے بارے میں سوچتے وہ اگلے ہی پل اسے ہاں کہہ گئیں تھیں۔

"تھینکس چاچی!! اور آپ مجھے پہلے ہی کہہ دیتی چاچی۔۔ میں ایم ڈی بنوں یا یوشع ایک ہی بات ہے، آپ کو عکس سے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔" کہتے وہ رکا نہیں تھا۔

انہیں کچھ دن پہلے ہوئی اپنی اور عکس کی بات یاد آئی تھی۔

"یہ حق یوشع کا تھا جو تم اتنی آسانی سے دایان کو دے گئی ہو۔۔ کیسی محبت ہے یہ تمہاری بھائیوں سے؟؟ میرے بیٹوں کا حق اس طرح تم کسی اور کو نہیں دے سکتیں۔۔"

احتشام صاحب اور عکس کی باتیں وہ سن چکی تھیں، جس میں احتشام صاحب نے عکس کو ایم ڈی بنانے کی بات کی تھی کہ وہ اس گھر کی پہلی اور بڑی اولاد تھی تو یہ اس ہی کا حق تھا پر وہ اس پوسٹ سے بہت آرام سے منع کر گئی تھی یہ کہہ کر کہ پھر اس طرح تو اس گھر کا بڑا بیٹا دایان ہے اور یہ اس کا حق ہے اور ویسے بھی وہ یہ سب نہیں جانتی وہ اپنی وکالت میں خوش ہے۔اور لیگل معمالات میں تو وہ رہتی ہیں آفس سے کنیکٹ۔

"امی !! آپ غلط سمجھ رہی ہیں، بڑے پاپا مجھے بنانے کی بات کر رہے تھے پر وہ میرا حق نہیں تھا وہ اس گھر کے بیٹے کا حق ہے۔۔اور بڑا بیٹا تو دایان ہی ہے نا؟؟ یوشع، زوہان اور ارحم تینوں ہی ابھی اس قابل تو نہیں ہیں، تینوں اس کے ساتھ کام کریں گے اور پھر انشاءاللہ آگے بھی ، بڑھے گے اور یہ سب تو سب بہن بھائیوں کا ہے، ایم ڈی یوشع بنے یا دایان کیا فرق پڑتا ہے ہیں تو چاروں بھائی، چاروں کا ہے سب کچھ۔۔آج تک بابا، بڑے پاپا اور چاچو نے بھی تو سب مل کر ہی سنبھالا ہے۔۔پھر اب یہ سب ؟؟" آج پہلی بار ماں خود اس کے پاس آئیں تھیں اور آئی بھی تھیں تو کیا؟ بیٹوں کے لیے لڑنے ؟؟

"تم ہمیشہ سے میرے بیٹوں سے جلتی آئی ہو، ہمیشہ سے میرے بیٹوں کے حق نگلتی آئی ہو، میری بیٹی کے حصے کی ساری محبتیں چھینتی آئی ہو، تم وہ ناگن ہو جو میرے بیٹوں کی زندگی اور خوشی میں پھن پھیلائے بیٹھی ہو، جسے جب موقع ملے گا ڈس لے گی۔۔پر میں اپنے بیٹوں کا حق نہیں چھینے دوں گی اب تمہیں۔۔۔کتنوں کو نگلو گی؟؟" آج نفرت کی انتہا کر گئیں تھیں وہ۔بیٹوں کی محبت میں وہ سب بھول چکی تھیں۔اپنے اس قدر تلخ لہجے کا انہیں زرا احساس نہیں تھا۔

"امی!!" اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔اپنی ماں سے اپنے لیے ناگن سننا جو اپنے ہی بھائیوں کو ڈس لے گی۔اپنی ہی بہن کی خوشیاں چھیننے والی۔یہ آسان تو نہیں تھا۔

"کیا امی؟؟ہاں! ابھی اور اسی وقت بھائی صاحب کو کہو کہ یوشع ایم ڈی بنے گا۔۔" حقارت سے کہتی وہ کمرے سے نکلتی چلی گئیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آہہ !!!!امی !!!!وہ میرے بھائی ہیں ں ں س !!!!میں بہت محبتتت کرتی ہوں ں ان ”سے بہتتتتت !!آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں، کیسے سوچ سکتی ہیں۔۔!!میں کس کی بیٹی ہوں پھر!!!آپکی بیٹی کی خوشیاں، بیٹوں کا حق کھا گئی میں۔۔اور میرا؟؟؟“ کہتی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی، زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

وہ جو اس کے کمرے کے باہر سے گزر رہا تھا ان کی باتیں سنتے اس کے قدم رکے تھے اور ثانیہ بیگم کی باتیں اسے طیش دلا گئی تھیں۔تیزی سے اپنے کمرے میں گم ہوتا اپنے پیچھے دروازہ پوری طاقت سے دھڑ کرتے بند کر گیا۔کمرے کا دروازہ اپنی ستم ظریفی پر منہ پھیر تا بند ہوا۔ سارا غصّہ دروازے پر نکلا تھا۔

داریہ کے سونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔مسلسل کروٹ بدلتے، تنگ آکر آخر اٹھ بیٹھی۔ایک نظر گھڑی پر ڈالی جہاں رات کا ایک بج رہا تھا۔چپل پہنتے بستر پر پڑھی اپنی شال اٹھاتے شانوں پر پھیلائی اور قدم باہر لان کی طرف بڑھائے۔

Clubb of Quality Content

سردی کافی بڑھ چکی تھی اور باہر باغ کا موسم سنسی خیز کے ساتھ ساتھ بہت حسین بھی لگ رہا تھا۔درختوں کا تیز ہواؤں پر ماحول میں ہلچل پیدا کرنا اور پھولوں کی کھلکھلاہٹ اسے بھاتی اس کے اندر تک سکون پھیلا گئی تھی۔شدید ٹھنڈ کے باجود وہ اپنے خیالوں میں، چپل سائڈ میں اتارتی ننگے پاؤں ٹھنڈی اوس زدہ گھاس پر چہل قدمی کرنے لگی۔سردی کا موسم اسے کبھی راس نہیں آتا تھا، سردیوں میں وہ اکثر بیمار ہو جایا کرتی تھی،اسی لیے احتیاط برتتی تھی لیکن آج اندر کی کھولن کو کم کرنے کے لیے اس نے یہ حربہ آزمایا تھا جو شاید کارآمد ثابت ہوتا اسے سکون پہنچا رہا تھا۔ناک لال ٹماٹر ہو چکی تھی پر،پرواہ کسے تھی۔چہل قدمی میں مگن، تھی کہ ہمدان صاحب کی غصّے سے بھارتی آواز اس کی سماعت تک آتی اس کا سکون پھر چھین چکی تھی۔

"!!کیا مطلب ہے؟؟ کیسے نہیں مان رہے"

ایسے کیسے منہ اٹھا کر ٹینڈر کینسل کر سکتے ہیں۔؟؟"کسی سے فون پر بات کرتے وہ دھاڑ" رہے تھے۔

"نہ۔۔صبح سے ہر ممکن کوشش کر چکا ہوں، لیکن یہ غزوان عالم بات کرنے پر راضی نہیں۔۔ کوئی میٹنگ کر رہا ہے نا فون پر بات کر رہا ہے، بس منہ اٹھا کر اتنے ایلگیشنز لگا دیے اور ٹینڈر کینسل کر دیا۔۔یہ کہاں کا پروفیشنلزم ہے؟؟"ان کا اشتعال کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

غزوان نے نام پر اس کے قدم رکے تھے۔سوچا کہ جا کر پوچھے ان سے لیکن کچھ دن پہلے ہوئی ان سے باتوں کی وجہ سے وہ ان کی سمت قدم چاہ کر بھی نہیں بڑھا سکی۔

"میں برباد ہو جاؤں گا، صرف پیسے کا ہی نقصان نہیں کیا ہے اس نے، بلکہ جو ایلگیشنز لگائے ہیں کوئی اور کمپنی بھی میرے ساتھ کام نہیں کرے گی۔۔"کہتے وہ ڈھیلے قدموں سے صوفے پر گرے۔

ان کی حالت دیکھ کر اسے غزوان عالم پر جی بھر کا غصّہ آیا تھا۔آخر اس کے باپ کا نام بھی جڑا تھا اس کمپنی سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوشش کرو کچھ کرو کہ یہ غزوان عالم مان جائے،اس سے کسی طرح میری میٹنگ ارینج کروادو۔۔"آج یہ فرعون صفت آدمی جس طرح بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا،اگر عناب حیدر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو سرشاری سے پاگل ہو جاتا پر یہاں عناب حیدر تھی جسے مقابل میں ابھی بھی اپنا پچھاد کھ رہا تھا،اپنے کردار پر تہمت لگانے والا زمینی خدا نہیں۔

غزوان عام!!!تم واقعی عذاب ہو ہمارے لیے۔۔"ایک گہری سانس بھرتے،پاؤں میں "چپل اڑستی اندر کی طرف بڑھی۔

"آج کچھ زیادہ دیر نہیں ہو گئی میرے بیٹے کو؟"

وہ جو ابھی واش روم سے فریش ہو کر نکلا تھا،تولیہ سے منہ پوچھتے اندر آتی زینب بیگم کو دیکھتے ان کی جانب بڑھا۔

Clubb of Quality Content

"آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟ سوئیں نہیں؟ تولیہ اسٹینڈ پر رکھتے ان کے کندھوں کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔

"ماں کی جان! جس کا بیٹا پورا دن یوں بھوکا پیاسا کام میں لگا رہے تو وہ ماں کیسے چین سے سو سکتی ہے۔ کیوں کرتے ہو اتنا کام، کس چیز کی کمی ہے میرے بیٹے کو، کس چیز کا ہے یہ پاگل پن۔۔" وہ آخر میں ناراض ہوئی۔

واقعی بات تو صحیح تھی ان کا اکلوتا بیٹا تھا اور یوں بھی شاہ خاندان کے کسی بچے کو کمی تھی بھلا کسی چیز کی۔ لیکن یہ بھی شاہ خاندان پر خدا کا کرم ہی تھا کہ اتنی عیش و آرام کی زندگی کے باوجود ایک ایک بچہ اپنے پیروں پر کھڑا اپنی جگہ کامیاب تھا۔ دولت اور شہرت نے کسی کو بگاڑا نہیں تھا۔ سوائے ان دو کے، کہ جو کسی کے قابو میں ہی نہیں تھے یوشع اور سمایا۔ ثانیہ بیگم کی بے جا ضد اور آزادی انہیں باغی بنا گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ بھی نا! مائیں تو خوش ہوتی ہیں ایسی اولادوں سے اور ایک آپ ہیں کہ بیٹے کو نالائق بنانا چاہتی ہیں۔" ان کو بیڈ پر بٹھاتے، خود ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ وہ بھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"کھانا نہیں کھاؤ گے؟"

نہیں، بھوک نہیں لگ رہی بس سوؤں گا۔" کہتا آنکھیں موند گیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب طبیعت کیسی ہے ان کی؟" آنکھیں بند کیے ہی، سینے پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔"

"کن کی؟"

ان سے اس سوال کی امید نہیں تھی اسے، لمحے میں آنکھیں کھولتے انہیں الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔___ماں تھیں جانتی تھیں کہ وہ کس کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا پر پھر آج ان کا یوں لاتعلق ہونا اسے الجھا گیا۔

کیا ہوا؟ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟"ان کی آنکھوں میں پنہاں شرارت اس سے چھپی نہ رہ سکی۔

"کھانا کھایا انہوں نے؟ دوائیاں لی؟؟"چہرہ دائیں بائیں ہلاتے،دوبارہ آنکھیں بند کرتے پوچھا۔

ماں کی طرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!بتا بھی دیں۔۔"

"بتاؤ گے کس کے بارے میں پوچھ رہے ہو تو ہی بتا سکوں گی نا بیٹا۔۔"

"!آپ کی بیٹی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔خوش !اب بتائیں۔۔"

ٹھیک ہے، کھانا، دوائی سب کھا چکی ہے، ویسے کیا ہوا ہے؟ پھر لڑائی ہو گئی کیا، میری بیٹی"
سے، جو نام بھی نہیں لیا جا رہا۔۔" اسے عکس کا نام نہ لیتے دیکھ وہ آخر کار پوچھ ہی بیٹھیں۔
ناراض ناراض سی سرمئی آنکھیں بہت کچھ بتا رہی تھیں۔

"دوستی ہی کب ہوئی ہے جو لڑائی ہو گی۔"

ایسے تو بہت مشکل ہو جائے گی پھر۔۔" ماں تھیں بیٹے کے حال سے کیسے ناواقف رہ سکتی"
تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مطلب؟؟" بنا کسی تاثر کے عام سے انداز میں بولا۔"

،یہ جو بے تاثر سا، احساس سے عاری سید دایان حیدر شاہ ہے نا، یہ صرف دنیا کے لیے ہے"
ماں اپنے بیٹے کے ہر حال ہر احساس سے واقفیت رکھتی ہے، یاد رکھنا یہ بات۔۔" ٹھہر ٹھہر کر
کہتیں وہ اسے بہت کچھ باور کرا رہی تھیں۔

"لیکن ایک بات کہہ دوں میری جان یہ ناممکن ہے، میں ان ماؤں میں سے نہیں ہوں جو بچوں کی ہر بات میں ان کا ساتھ دیتی ہیں۔۔ حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتے تم۔۔ ماں ہوں اسی لیے سمجھا رہی ہوں، قدم پیچھے لینے میں ہی سب کی بھلائی ہے میری جان ورنہ جو رہا سہا رشتہ بھی تم دونوں کے بیچ ہے نا وہ بھی نہیں رہے گا، اور یہ بات تم سے بہتر کون جانے گا کہ ایک بار جو وہ کسی سے چہرہ پھیر لے تو پلٹ کر نہیں دیکھتی۔" اپنی طرف سے انہوں بہت پریکٹیکل ہو کر بات کی تھی یہ نہیں کہ بیٹے کی محبت میں وہ ہی کہا تھا جو اسے اچھا لگے۔

ان کی باتیں سنتا وہ ویسے ہی اطمینان سے کہتا رہا تھا پر ہاں آنکھیں کھول چکا تھا اور پل میں ہوتی اس کی سرخ نظروں نے انہیں سہما دیا تھا۔

"آپ کا بیٹا ان کے قدموں کی دھول بن سکتا ہے تو ان قدموں کو اپنی جانب پھیرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے، وہ سید دایان حیدر شاہ کی قسمت ہیں۔۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ اتنا آسان ہو گا۔۔!! اس شخص سے، اس کی قسمت چھین لینا، جو۔۔! ایک دنیا پر بادشاہت کرتا ہے؟؟

ٹھہر ٹھہر کر کہتا وہ انہیں پریشان کر چکا تھا۔اس کے بالوں میں چلتا ان کا ہاتھ تو اس کی آنکھوں کی سرخی نے ہی روک دیا تھا۔

کیا انہوں نے اسے سمجھانے میں دیر کر دی تھی۔ کہیں نہ کہیں انہوں نے جس یقین کے جھوٹے ہونے کی دعا کی تھی وہ واقعی صحیح ثابت ہوا تھا۔

جانے انجانے میں وہ اسے اور تھکا گئیں تھیں۔ لیکن وہ کیا کرتی، وہ ماں تھی بعد کی تکلیف سے بچانے کے لیے اس کے بڑھتے قدم روکنا۔انہوں نے ضروری سمجھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بیٹا! بادشاہوں کے تخت الٹ جاتے ہیں۔۔"

الٹتے ہوگے، پر میں وہ بادشاہ نہیں جنہیں لوگوں نے بادشاہ بنایا ہو، میں اپنی سلطنت کا بادشاہ ہوں جہاں رعایا بھی میری ہے اور فیصلے بھی میرے۔"اس کے لہجے کا یقین اور اعتماد انہیں ٹھٹکا گیا۔

"اور جو اگر، اس بادشاہ کی ملکہ ہی یہ تخت و تاج الٹ دے۔۔ پھر کیا کرو گے؟؟"

ملکہ کو تو پھر اجازت ہے، تخت وتاج الٹ دے یا سلطنت کو آگ لگا دے، مرضی ہے اس" کی____پر قسمت تو وہ پھر بھی اسی، اجڑی ہوئی سلطنت کے بادشاہ کی رہیں گی۔۔۔"اس کے مہر شدہ لفظ اور غیر متزلزل عزم اس کے اٹل فیصلے کی گواہی دے رہے تھے۔

وہ جان گئیں تھیں کہ اسے واپسی کی راہ پر لانا نہ ان کے لیے پہلے آسان تھا نہ آج۔

کچھ لمحوں کے لیے کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی تھی، زینب بیگم کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو کا اس کے چہرے پر گرا تھا۔اور وہ جو ایک تکلیف کے احساس سے اپنی مٹھیاں بھینچ چکا تھا، ماں کے آنسو پر اچانک سے اٹھ کر بیٹھتا ان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا۔

"کیا یار ماما! آپ کو تو وہ بہت پسند ہیں پھر کیوں؟؟"

، بلکل! اس میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے میرے لیے جبھی تو کہہ رہی ہوں میری جان"

"میں اسے بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔۔۔دونوں کے حق میں بہتر نہیں ہوگا یہ۔۔

تو بس قبول کر لیں پھر دونوں کی تباہی کیونکہ میرے پیچھے ہٹنے پر بھی وہ چین سے تو رہے گی نہیں کیونکہ میں رہنے نہیں دوں گا۔۔! دعا کریں ماؤں کی دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔" کہتا اب سر تکیے پر ٹکا گیا تھا۔

نفرت کرتی ہے وہ تم سے۔۔" آخری کوشش۔"

ماں! عکس حیدر شاہ نفرت کرے یا محبت بس دعا کریں کہ صرف دایان حیدر شاہ سے کرے۔۔ان کی نفرت بھی کسی کے حصّے میں نہ آنے دوں میں۔۔"

"پر۔۔"

نہیں ماما! پلیز۔۔! یہ ممکن نہیں۔۔۔" ان کے گال پونچھتا وہ اٹل لہجے میں بولا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سو جاؤ۔۔!" کہتے اس کے ماتھے پر پیار کرتی اٹھیں۔"

دعا کیجیئے گا اللہ سے کہ عقل دے دیں اپ کی بیٹی کو۔۔" پیچھے سے شرارتی انداز میں کہنا"
نہیں بھولا۔

ہاں!!اور تمہیں بھی۔۔!!" اپنے اس جملے پر پیچھے سے اس کی ہنسی کی آواز انہیں"
دروازے تک آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پاگل ہو چکا ہے یہ۔" کہتی اپنی آنکھوں کو پھر سے پونچھتی اپنے کمرے کا رخ کر گئیں۔"

-

نئے دن کا آغاز ہو چکا تھا۔

ہوا میں ٹھنڈ کی ہلکی سی کاٹ تھی اور فضا پر دھند کی نازک چادر تنی ہر چیز دھندلا رہی تھی۔

سورج ابھی پوری طرح بیدار نہیں ہوا تھا، بس کرنوں کی مدھم سی جھلک آسمان کے کنارے

سے جھانک رہی تھی۔ گھروں کی چھتوں اور گھاس کے تنکوں پر اوس کے قطرے یوں چمک رہے تھے جیسے رات نے اپنی خاموش یادیں ان پر رقم کی ہوں۔

چائے کے برتنوں سے اٹھتی بھاپ، کمبل میں لپٹے وجود، اور دور کہیں اذانِ فجر کی بازگشت سب مل کر اس صبح کو ایک خاص ٹھہراؤ عطا کر رہے تھے۔ پرندے سہمے سہمے سے جاگ —— رہے تھے اور سڑکیں ابھی نیند میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ سردیوں کی یہ صبح خاموشی سے دل میں اتر جانے کا ہنر رکھتی تھی، اور آہستہ آہستہ دن کو نرمی سے بیدار کرتی ایک حسین دن کا پیغام دے رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آنچھیییی!!! آنچھیییی!!" رات کو جو ٹھنڈی گھاس پر چہل قدمی کر کے کافی ہمت کا" مظاہرہ کیا تھا اب اس کی سزا بھگت رہی تھی۔

شکر الحمد۔۔ آچھییی!! شکر الحمد للہ!!" مسلسل چھینکتی وہ اپنے لیے قہوہ نکال رہی تھی۔ "

الائچی اور ادرک کی خوشبو ماحول کو اور مسحور کن راحت بخش رہی تھی۔

"بابا!! آج ڈاکٹر کے جانا ہے سو وقت پر تیار رہیے گا، میں لنچ بریک میں آجاؤں گی۔"

فرنچ ٹوسٹ کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتی، نیپکن سے ہاتھ پونچھتی، وہ جانے کے لیے اٹھ چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"!!اوکے بابا کا بچہ۔۔"

شاہدہ تم آج لنچ نہیں بنانا، بابا میرے ساتھ باہر ہی لنچ کرے گے۔ کیوں بابا؟؟" "کہتے میسی" سے بل دے کر بنائی، چٹیا آگے کندھے پر ڈالی، جو بس زرا آگے کندھے سے نیچے آ رہی تھی۔ لیکن آگے چہرے پر کچھ لٹیں آتی اس کی معصوم سے صورت کو اور معصوم بنا رہی تھیں۔

ہاں بھئی کیوں نہیں اگر ہماری بیٹی آج ہمیں لنچ آفر کر رہی ہے تو کیوں نہیں۔۔!" کہتے"
مسکرائے۔

اور تم بھی خان بابا کے ساتھ کہیں چلی جانا اگر چاہو تو۔۔۔کیونکہ آج گاڑی میں خود ہی"
ڈرائیو کروں
گی تو خان بابا گھر پر ہی ہوگے، تم بھی کہیں ہو آنا، بلکہ کل تم خان بابا سے کچھ سامان لانے کا
کہہ رہی تھیں نا اپنا؟؟ تو وہ لے آؤ جا کر۔۔" ابراج صاحب نے محبت بھری نظروں سے
دیکھا تھا بیٹی کو۔ وہ بہت ریزروسی رہتی تھی جیسے اسے آس پاس سے کوئی لینا دینا نہ ہو۔ لیکن
وہ صحیح کہتے تھے کہ اصل میں ان کی بیٹی محبت سے گندھی ہے جسے اپنے سے جڑے لوگوں کا
خیال اور احساس دونوں ہے۔ اور وہ نکچڑی مغرور رنگوں کی ملکہ بہت اچھے سے جانتی تھی ان
کا خیال رکھنا۔

"!!جی! میرال باجی۔۔! شکریہ"

آنہاں!!! میں کہتی ہوں تمہیں یوں ہر بات پر شکریہ ؟؟ نہیں نا!!" اسے گھور کر بولی۔ "

نہیں۔۔!!" نا میں سر ہلاتی بولی۔ "

"تو پھر تم کیوں کہتی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سوری باجی۔۔! آئندہ نہیں ہوگا۔۔"

اُففففف۔۔!!!! شاہدہ تم جاؤ، تم جاؤ یہاں سے۔۔" سر پکڑتے اپنا بیگ اٹھایا اور اسے گھور " کر دیکھا۔

خان بابا سے کہوں گی اسے نا۔۔! کالج بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ وہاں جاکر صرف دو ہی" لفظ سیکھ رہی ہے ایک تھینک یو اور سوری۔۔رکو تم زرا۔۔!!" کہتی آنکھیں چھوٹی کرتی باہر نکلی۔

ارے نہیں نہیں۔۔باجی مجھے اور بھی بہتت۔۔ کچھھھھ۔۔" پر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی" میرال صاحبہ یہ جاوہ جا۔

"ناراض ہو گئیں کیا؟"

نہیں۔۔مزاق کر رہی ہے، جائیں پریشان نہیں ہو۔۔ویسے آپ بھی تو باز نہیں آتی ہو اس" "تھینک یو، سوری سے، بیٹا جی۔۔جائیں اب، کوئی ناراض نہیں ہوئی ہیں آپ کی باجی۔۔ مسکرا کر کہتے وہ اپنے ناشتے پر جھک گئے۔

-

اپنے کمرے سے نکلتا وہ مہر بانو بیگم کی طرف بڑھا۔

ساتھ چلتے ملازم کو باہر جانے کا اشارہ کیا جو اس کا بیگ اور کوٹ پکڑے اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔

اسسلام و علیکم اماں۔۔!"ان کے ماتھے پر پیار کرتے سلام کیا۔"

وعلیکم اسلام!!"اس کے سر پر ہاتھ رکھتے محبت سے گندھے لہجے میں بولیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اوکے اماں!! میں چلتا ہوں۔۔"اس کی عادت تھی، وہ ناشتہ زیادہ تر آفس میں ہی کرتا تھا۔"

کوئی نہیں زین!! بیٹھو ناشتہ کرکے جاؤ گے خبر دار جو ایسے گئے آج تم۔۔!!"مہر بانو بیگم" نے اسے ڈپٹتے بٹھانا چاہا۔

اماں!! آپ جانتی تو ہیں میرے پاس بلکل وقت نہیں ہوتا، ابھی آفس جاؤں گا پھر الیکشن بھی سر پر کھڑے ہیں اور بہت کام ہیں۔۔" واحد ہستی تھیں وہ جنہیں زین یزدانی منانے کی کوشش کرتا تھا۔ ورنہ یہ زین یزدانی کی شایانِ شان کہاں کہ وہ کسی منت سماجت کرے۔

ایک دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھتا تھا۔ پر کون جانتا تھا کہ دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھنے والے کے نصیب میں قسمت کی تیز دار ٹھوکر لکھ دی گئی تھی۔

نہیں آج ناشتے کے بنا نہیں جاؤ گے۔۔" اسے زبردستی گھورتے ہوئے کرسی پر بٹھایا۔"

____ان کے اس طرح کرنے پر اس نے ملازمین کی جانب دیکھا، اس کا خوف تھا یا عزت تمام ملازم اپنے چہرے مکمل طور پر جھکا گئے تھے اور کچھ نے تو کام کے بہانے کچن کی طرف دوڑ لگائی۔

اوکے اوکے۔۔! آئیں آپ بھی بیٹھیں پھر۔۔" انہیں بھی ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی پہلا لقمہ منہ میں رکھا تھا کہ سامنے سے کسی کو اونچی آواز میں ہنستے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف آتے دیکھ اس کا حلق تک کڑوا ہوا، جیسے لقمے میں کسی نے ڈھیروں نمک بھر دیا ہو۔

مٹھیاں بھینچتے اپنی آنکھیں میچتے، غصّہ ضبط کرنا چاہا۔ مہربانوں بیگم جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں، فوراً سے اس کے مٹھی بنائے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گئیں۔

ان کے لمس کو محسوس کرتا وہ آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ناشتہ کرو، تم۔۔"

ہاشم!! آج رات راؤ صاحب نے ایک پارٹی رکھی ہے اپنے فارم ہاؤس پر، ہمیں انوائیٹ کیا" ہے سو چلو گے نا؟؟" ایک ادا سے اپنے گہرے گولڈن بالوں کو جھٹکتے، ہاشم صاحب کے قریب ہوتی ان کے سینے پر ہاتھ رکھتے بولیں۔

ان کی ایک ایک حرکت مقابل کو جلا کر خاکستر کر رہی تھی اور وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھیں۔

تم جانتے ہو میری جان۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تو شاباش خود پر یہ ظلم کرنا چھوڑ دو، مجھے" میرے بیٹے کے چہرے پر پھیلی یہ اذیت تکلیف میں مبتلا کرتی ہیں باقی کچھ بھی نہیں۔۔"اس کی بل پڑی پیشانی اور گہری ہوتی آنکھوں کو دیکھتے وہ اس کے اندر ہوتی جنگ کا اندازہ لگا سکتی تھیں۔

وہ جانتی تھیں ان کے بیٹے کو اگر کچھ گراں گزرتا تھا تو وہ ان کا خود کا درد تھا۔اور سامنے کھڑی عورت جس نے اسے پیدا کیا تھا، اپنے خون سے سینچا تھا وہ اس بات کو جانتے ہوئے بھی اسے ،تکلیف پہنچانے کی ہر کوشش کرتی تھی۔وہ اپنی ہی اولاد سے کراہیت محسوس کرتی تھی اکتاتی تھی اور پھر یہ اکتاہٹ نفرت میں بدل گئی، صرف اس لیے کہ اس عورت کی اولاد مقابل بیٹھی عورت کی گود میں سکون محسوس کرتی تھی، ان کی آغوش کی طلب گار تھی۔

ہاں! کیوں نہیں ضرور جائے گے۔۔"ان کے ساتھ چلتے ٹیبل پر آتے، کرسی کھینچ کر" بیٹھے۔

ان کے بیٹھتے ہی زین یکدم کھڑا ہوا۔ساتھ ہی مہر بانو بیگم کو بھی اٹھا گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

آپ اپنے کمرے میں جائیں، میں بھی چلتا ہوں، لیٹ ہو رہا ہوں۔۔" ہاشم صاحب اور شہلا" بیگم کو اگنور کرتا وہ مہربانو بیگم سے مخاطب ہوا۔

ہمم! اللہ حافظ!! اللہ کی امان میں۔۔" کہتے اس کا ماتا چوما۔اس وقت اس کا چلے جانا نا شتے" سے زیادہ ضروری تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک منٹ!! مجھے تین کروڑ روپے کی ضرورت ہے،اکاؤنٹ میں ڈلوا دو۔" ہاشم صاحب" نے اسے روکتے کہا۔

"یس..!! کم ان!!"

،دروازے سے اندر آتی ہستی کو دیکھ اسے اپنی آنکھوں پر شبہ ہوا تھا، واقعی یقین کرنا مشکل تھا اکثم میر کے کمرے میں مہراب شمس کی موجودگی ناممکنات میں سے تھا۔ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے وہ اس کی طرف قدم بڑھاتا رکا تھا، اپنی کمر میں لگے گن ہولڈر سے گن نکالتے سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے، چند قدم چلتا اس کے قریب آیا۔

،تم؟ تمہیں کب سے اکثم میر کے کمرے میں آنے کے لیے اجازت درکار ہونے لگی" مہراب شمس۔۔!!" گہری سانس لیتے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ کمرے کی فضا میں ایک ہلچل سی ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔" اپنی طرف قدم بڑھانے سے پہلے، مقابل کھڑے" مرد کا اپنی پسٹل نکال کر رکھنا، آج بھی اس کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکا تھا۔ وہ ہر بار ایسا کرتا تھا۔

اسے آج بھی یاد تھا۔

-

انہیں دیکھتے ایک بار اس نے ان کے برابر میں بیٹھی ان کی بیوی پر نظر ڈالی اور اگلے لمحے وہ چہرہ پھیر چکا تھا۔ہاں وہ ان کی بیوی ہی تھیں اس کے لیے۔ماں نہ انہوں نے کبھی بننا چاہا نہ ہی بنی۔

مرد کے اندر لاکھ بے غیرتی آجائے پر کم سے کم اس میں اتنی غیرت تو باقی رہنی چاہیے کہ" اپنے نام سے جڑی عورت کو آدمیوں کے بیچ نمائش بنتے دیکھ موت نہ بھی آئے پر کم از کم گردن کی ہڈی میں خم تو آجائے۔"شہلا بیگم کا لباس دیکھ کر اس کی پیشانی پر بے شمار بل پڑے تھے۔ایک نظر اس نے اپنی اماں پر ڈالی تھی، سلیقے سے دوپٹہ سر پر رکھے، تہذیب یافتہ لباس زیب تن کیے ہوئے اور دوسری طرف اپنی جنم دینے والی ماں کو دیکھا تھا جنہوں نے ،سلیولیس چست شارٹ کرتا اور گھٹنوں سے زرا نیچے آتا کیپری اسٹائل ٹراؤزر پہنا ہوا تھا دوپٹہ ندارد۔قمیض کا گلا ایسا تھا کہ وہ شرم سے نظریں ہی پھیر گیا۔

اوہ کم اون !!اتنا پڑھ لکھ کر اور اس ہائی فائی سوسائٹی کا ایک اہم حصّہ بن کر بھی سوچ" تمہاری اتنی چھوٹی کیسے ہو گئی میری جان !! ہر چیز اس خاندان سے آئی ہے تم میں پر یہاں چوک گئے تم۔۔ خیر اس دقیہ نوسی عورت کی تربیت میں کہیں تو چوک ہونی ہی تھی نا، سو ہو گئی۔۔" ہاشم صاحب نے شہلا بیگم کے ہاتھ کو دباتے آگے کچھ کہنے سے روکا۔ زین نے حقارت سے انہیں دیکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ جانتے تھے زین یزدانی کے آگے بولنا یعنی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے جیسا تھا۔

زین تم جاؤ بیٹا۔۔!!" اس سے پہلے بات بڑھتی مہر بانو بیگم آگے بڑھیں۔"

"میرے اور میرے بیٹے کے بیچ نہیں آؤ تم۔۔بے ہودہ عورت۔۔"

"زبان سنبھال کر بات کریں۔۔میری ماں کے بارے میں بات کر رہی ہیں آپ۔۔"

دھاڑتا کچھ قدم ان کی جانب بڑھا گیا۔

زین!!!!"مہر بانو نے اسے کندھے سے پکڑتے پیچھے کیا۔"

اپنی بیوی کو سمجھائیں، ہاشم صاحب، ورنہ پھر مجھ سے گلہ نہیں کیجیئے گا۔۔"آئی بروا ٹھاتا وہ"

ان کی طرف دیکھتا انہیں وارن کر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا ہو گیا ہے شہلا!!چلو یہاں سے۔۔"انہیں کھینچتے ہوئے، ایک نظر زین کو دیکھتے کمرے"

کی طرف چل دیے۔

"کیا ہے ڈرتے ہو تم اس سے۔۔"

ہاں تو کیا چاہتی ہو؟؟اکاؤنٹس سیز کروالوں؟؟ہمارا کیا جاتا ہے، تمہیں کب اس سے محبت ہے جواب مری جارہی ہو؟؟مت الجھا کرو اس سے، یہ عیش و آرام کچھ بھی نہیں رہے گا ورنہ یاد رکھنا یہ بات۔۔" کہتے جھٹکے سے ان کا ہاتھ چھوڑتے خود واش روم میں بند ہوئے۔

وہ ایسے ہی تھے، انھیں کہاں فرق پڑتا تھا، انہیں صرف پیسے سے غرض تھی، باپ سے بھی اور بیٹے سے بھی۔

زین!! نہیں لڑا کرو میری جان! ماں ہے وہ تمہاری۔۔! یہ تربیت تو نہیں کی ہے میں نے تمہاری؟؟" کہتی وہ رو دی تھیں۔

اماں!! اچھا روئیں تو نہ۔۔" انہیں سینے سے لگاتے، وہ کچھ سوچنے لگا۔"

"اب میں چلوں؟؟"

"ہمم!!"

"اچھااماں! وہ آج ایک ڈاکٹر کو بلایا ہے میں نے وہ داداجان کی فزیو تھراپی کرنے آئے گا تو آپ دیکھ لیجئے گا،میں تو شاید تب تک نہ آسکوں ویسے کوشش ہو گی کہ جلدی آجاؤں۔۔"

"اوکے میری جان!!"

"اللہ حافظ!! فکر نہیں کیا کریں،آپ کا بیٹا سب سنبھال لے گا۔۔" کہتا باہر کی طرف قدم بڑھا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہمم!! مجھے پتہ ہے میرا بیٹا سب سنبھال لیتا ہے لیکن میرے بیٹے کو کون سنبھالے گا۔۔" اپنے آپ سے کہتے،اس کے خیال پر گالوں پر ٹپکا آنسو صاف کیا۔

-

وہ ابھی سو کر اٹھی تھی اور آنکھیں کھولنے پر اسے اپنے بستر پر بیٹھے خود کو دیکھتے تین نفوس نظر آئے تھے۔ایک لمحے کے لیے تو وہ ڈر گئی تھی۔لیکن پھر ان تینوں کو دیکھتے سر دائیں بائیں ہلاتی،بیڈ سے ٹیک لگاتی بیٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ؟ یہ تم سب یہاں کیا کر رہے ہو؟؟"

آپی! آپ کے اٹھنے کا ویٹ کر رہے تھے۔"عینا نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں پٹپٹاتے کہا۔"

کیوں؟؟"اس کی معصومیت پر وہ کسی بھی موڈ میں ہو ہنس پڑتی تھی۔"

بس ایسے ہی آپ کے پاس نہیں آسکتے کیا؟"اس بار زوہان بولا تھا۔"

''انہیں چھوڑیں مجھے بتائیں، آپ کیا کھائیں گی میں خود اپنے ہاتھوں سے بنا کر لاتی ہوں۔۔''

نین کہتے اٹھی۔

''ہمم!! کچھ بھی بنالو پر وہ ماما کا دلیہ نہ لانا۔۔ تھک چکی ہوں وہ کھا کھا کے۔۔''

ہاہاہاہا!! اوکے آپی۔۔!''تینوں ہنس پڑے تھے اسکی بات سن کر۔''

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟؟''عکس کے ساتھ ساتھ ان تینوں نے دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

ارے داری بچے!!! آؤ نا اندر آو، اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔''عکس نے کہتے اپنا'' ہاتھ بڑھا کر اسے قریب آنے کا کہا۔

وہ جیسے بس ایک اشارے کی دیر ہوتی تھی بھاگ کر عکس کے ساتھ لگتی بیڈ پر جگہ بنا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی یہ حرکت عینا نے آنکھیں چھوٹی کرتے بڑی غور سے دیکھی تھی۔

“میری آپی ہیں۔۔”

تو کیا ہوا؟ میری بھی تو ہیں۔۔“مزے سے کندھے اچکاتی بولی۔”

“!!تم”

توبہ ہے اب شروع نا ہو جانا دونوں۔۔ویسے تو بیسٹ فرینڈز بنتی ہو بہت اور اتنی اتنی سی” باتوں پر لڑنے لگتی ہو۔۔“عکس نے دونوں کو آنکھیں دیکھائیں۔

مزاق کر رہے تھے آپی۔۔“دونوں ایک آواز ہوتی بولتی ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی” مارتی کھلکھلا کر ہنس دی۔

زوہان بھائی !! وہ آپی نے عکس آپی کے لیے کچھ بنا کر بھیجا ہے وہ میں نیچے ہی بھول گئی آپ "
" لے آئے گے ؟

ہاں ! کیوں نہیں۔۔لاتا ہوں تم لوگ باتیں کرو۔۔" کہتا اٹھا تھا۔ "

"عناب کیوں نہیں آئی ؟"

ارے آپی دراصل ہم کل ہی آرہے تھے پر آپی کو کام تھا جس کی وجہ سے نہیں آسکے تو پھر "
آج میری چھٹی تھی اور عینا کے ساتھ کام بھی تھا تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دیں۔۔اس لیے وہ
" اب واپسی پر آئیں گی۔۔

صحیح، ٹھیک۔۔اچھا میں زرا فریش ہو کر آتی ہوں۔۔" اندر آتے زوہان کو دیکھا۔ "

زوہان میری مدد کرنا زرا۔۔" وہ اب کافی بہتر تھی لیکن ابھی ایکدم اٹھنے سے گر سکتی تھی" اس لیے احتیاط برت گئی۔

جی آپی آئیں۔۔" اسے سہارا دیتا وہ واش روم کی جانب بڑھا۔ لیکن شاید پاؤں کے زخم ابھی" اتنے مندمل نہیں ہوئے تھے کہ وہ آسانی سے چل پاتی، دو قدم بڑھاتی وہ یکدم لڑکھڑائی تھی کہ دوسری طرف سے آتے کسی نے اسے گرنے سے بچایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!! سنبھل کر۔۔"

ہووو!!! شکر! ابھی گر جاتی، تھینکس۔۔" کہتے اس نے چہرہ موڑ کر ہاتھ پکڑنے والے کو" دیکھا۔

"ٹھیک ہیں آپی۔۔! آپ؟؟"

ہمم!! اب ٹھیک ہوں۔۔" یوشع کو اپنا ہاتھ تھامے دیکھ اس کے اندر ڈھیروں سکون اترا" تھا۔ بھائیوں میں اس کی جان تھی اور یوشع تو بچپن سے اس کے ارد گرد منڈلاتا رہتا تھا، لیکن ہوش سنبھالتے وہ اس سے دور ہو چکا تھا۔ آج کل کی رنگینیوں میں اس کا معصوم بھائی کہیں کھو چکا تھا جس میں سب سے زیادہ ہاتھ اس کی اپنی ماں کا تھا۔ اس کی نفرت میں یا بیٹے کی محبت میں وہ اسے غلط راہ سے روک نہیں پائی تھیں۔

"! تھینک یو۔۔"

"اوہ کم اون آپی بھائی ہے آپکا، اسے تھینک یو بولے گی۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چپ ہو جاؤ زوہان! تم آؤ یوشع میری جان، بیٹھو یہاں۔۔" اسے پاس رکھے صوفے پر بیٹھنے" کا کہتی وہ فریش ہونے کا ارادہ ملتوی کر چکی تھی۔ وہ ایک لمحہ بھی زائع نہیں کر سکتی تھی اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھنے کا۔ جانتی تھی وہ کچھ ہی دیر کے لیے آیا ہو گا پھر چلا جائے گا۔

نہیں آپ جائیں فریش ہو کر آئیں۔۔میں بیٹھا ہوں یہاں، آپ سے ملنے ہی آیا ہوں۔بلکہ ”

،آئیں میں لے کر چلتا ہوں۔۔“آج تو وہ عکس پر حیرت کے پہاڑ توڑ رہا تھا۔اتنی نرمی اتنی فکر

وہ اس کے انداز پر نہال ہو اٹھی تھی۔

اوکے۔۔“دونوں بھائی اسے واش روم تک لے کر گئے تھے۔”

بھائی بہن کا رشتہ بہت حسین رشتہ ہوتا ہے جسے آج کل ہم اپنی خواہشات، حسد دنیا کی رنگینیوں کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔

بھائیوں کا ہاتھ سر پر ہو تو تیز دھوپ کا احساس تک نہیں ہوتا اور بہنوں کی دعائیں بھائیوں کو طوفانوں کی زد سے کھینچ لاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

ماضی

"یہ تم میری موجودگی میں، اپنی پسٹل کیوں اپنے سے جدا کرتے ہو، کیوں اس طرح نکال کر رکھتے ہو؟؟

اس کی آواز پرسکون تھی، لیکن ہر لفظ میں تجسس اور حیرت جھلک رہا تھا۔

کیا ڈرانا چاہتے ہو مجھے؟؟ ڈرانے کے لیے کرتے ہو؟؟ کیونکہ ویسے تو کبھی نہیں دیکھا میں نے تمہیں ایسا کرتے؟؟" وہ بہت کم بولتی تھی، لیکن اس کی ہر ایک حرکت کو خاموشی سے نوٹ ضرور کیا کرتی تھی اور اس کا یہ عمل اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ جسے اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر، وہ آج پوچھ بیٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے اس عمل کا، مطلب جاننا چاہتی ہو؟؟" گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

اس کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئی۔

"مہراب شمس!! یہ اعتراف ہے کہ اکثم میر تم پر آنکھ بند کر کے یقین کرتا ہے، میرے اعتماد کا دائرہ صرف تمہارے گرد گھومتا ہے، تمہارے آگے میں ایک عام سا انسان ہوں جس کی

ساری طاقت ساری انا سب کچھ تمہارے آگے سفر ہے، اور تم اکشم میر کے امن کا اعلان ہو۔ گہرے لفظوں میں آہستہ آہستہ کہتا وہ اسے، اس کی اہمیت بہت اچھے سے باور کرا گیا تھا۔"

وہ ابھی بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ذرا پلکوں نے جنبش کی تھی، پر نظریں اسی پر مرکوز تھیں۔ جیسے پلکیں جھپکے گی اور سب کسی خواب کی طرح نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔ وہ خوابوں خیالوں میں رہنے والی لڑکی بلکل نہیں تھی۔

لیکن مقابل کھڑے مرد کی بات سن کر وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔ وہ اسے بچپن سے جانتی تھی، وہ ایک بہادر، آئی ایس آئی آفیسر تھا جس کی آہٹ سے بھی دشمن پناہ مانگتے تھے۔ لیکن اس لڑکی کے آگے وہ اپنے ہر اثر کو زائل کرتا، اسے اس کی اہمیت بتا رہا تھا۔

وہ____وہ مرد تھا جو جنگ کے لیے پیدا ہوا تھا مگر اس نے امن صرف ایک عورت کے سامنے چُنا تھا___اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا؟؟ کہاں کھو گئیں۔۔۔؟" اسے سوچوں میں غلطاں دیکھ کچھ قدم آگے آکر کہتے وہ اسے ماضی کے دریچوں سے باہر لایا۔

"ویسے، خیریت آج خود چل کر آئی ہو، کہیں مارنے کا ارادہ تو نہیں؟" مسکرا کر کہتا وہ اسے کوئی اور اکشم لگا تھا۔

"نہیں! بلکل نہیں! آپ کے والے کام کرنے کی نہ میری عادت ہے نہ شوق۔۔" کہتی اپنے شہد رنگ بالوں ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر ڈالتی وہ اسے دنیا کی حسین ترین عورت لگی تھی۔

بالوں کی ہم رنگ آنکھیں پل پل چمکتی، ہمیشہ کی طرح اس پر سحر طاری کر رہی تھیں، جیسے یہ آنکھیں ہر بار اس پر کوئی اسم پھونکتی ہوں۔

"ہمم!! جانتا ہوں۔۔" کہتا سر نیچے ڈھلکا کر اپنے ہونٹ سکڑتے ذرا سا مسکرایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خیر ! میں ایک ضروری بات کرنے آئی تھی، آپ پلیز ان پیپرز پر سائن کر دیں۔۔امید" کرتی ہوں کہ اس بار آپ کچھ غلط نہیں کریں گے، میں بھائی اور آپی کو اور تکلیف نہیں دینا چاہتی نہ ہی تنگ کرنا چاہتی ہوں اور مجھے پتہ ہے آپ بھی ایسا نہیں چاہے گے تو اچھا ہے کہ ہم اس مسلے کو یہیں ختم کر دیں بنا کسی بحث مباحثہ کے۔" کہتی ایک خاکی لفافہ اس کی جانب بڑھا گئی۔

مقابل کھڑے مرد کی سانسیں اس کے ایک ایک لفظ پر اپنا ردھم کھو رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہے اس میں ؟"

"دیکھ لیں۔"

اکثم نے اس کے ہاتھ سے لیتے لفافہ کھولا، جیسے جیسے وہ پڑھتا جارہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اسے جلتے انگاروں پر لوٹا دیا ہو۔ قدم اپنی جگہ جامد ہوئے تھے، آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں بھر دی ہوں۔ پیپرز کو ایک جھٹکے سے زمین پر پھینکتا وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اس پر گاڑ گیا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟؟ یہ کیا بکواس ہے؟ مہراب!!!!" پل میں وہ اس کا سکون" غارت کر گئی تھی۔

آج پہلی بار اس نے اپنا آپا کھو یا تھا اس عورت پر لیکن اس حال میں بھی آواز کو گھوٹنے کی ممکنہ کوشش کی تھی۔ کہ اس عورت پر وہ آواز اونچی نہیں کر سکتا تھا۔

جب بات اپنی پسندیدہ عورت پر آتی تو خود اپنا آپ بھی اس سے باغی ہو جاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے، یہ تو پہلے سے طے تھا۔"اس کی ہٹ دھرمی جوں کی توں قائم" تھی۔

مہراب!!!! میرے ضبط کا امتحان مت لو۔۔!!!" غرایا تھا وہ۔ چہرہ انتہائی حد تک لال ہو" چکا تھا۔ ہاتھوں کی ابھرتی نیلی نسیں اس کے اندر جلتے آتش فشاں کو ظاہر کر رہی تھیں۔

ایک لمحے کے لیے مہراب کے قدم ڈگمگائے ضرور تھے۔پر اپنے آپ پر قابو پاتی وہ کچھ قدم اس سے پیچھے ہوئی۔

نہیں مہراب شمس! نہیں بس بہت ہوا۔۔یہ وقت تمہیں سنبھلنے کے لیے دیا تھا،خود کو" معاف کرنے کے لیے دیا تھا۔۔دور جانے کی اجازت نہیں دی تھی تمہیں۔۔"اس کی کہنی پکڑتا وہ اسے قدم پیچھے لے جانے سے روک گیا تھا۔

دور رہیں مجھ سے،وحشی جانور ہیں آپ اور نہیں رکھنا مجھے آپ کے ساتھ کوئی" رشتہ۔۔زبردستی کرے گے؟؟"تلخی کی انتہا کی تھی اس عورت نے۔اپنے الفاظوں سے وہ اس کی سانسیں تھما رہی تھی۔

تم جانتی ہو میں نہیں کر سکتا،نہ تمہارے ساتھ زبردستی اور نہ ان پر سائن۔۔"اس کا ایک" ایک لفظ اس کے اندر ہوتی ٹوٹ پھوٹ کا آئینہ دار تھا۔

"آپ آپ نہیں بدل سکتے، آپ وحشی جانور ہیں۔۔ آج بھی آپ کے لیے صرف آپ کا اپنا آپ معنی رکھتا ہے۔۔" کہتے اس کو جھٹکا دیتے خود کو چھڑانا چاہا۔

"پلیز!! مجھے واقعی وحشی جانور بننے پر مجبور مت کرو۔۔ نہیں تو سب کو لے ڈوبے گی یہ وحشت۔۔" آہستہ سے کہتے اسے قریب کرتے سمجھانے کے سے انداز میں بولا۔

"دھمکی دے رہے ہیں؟ کہا نا نہیں رہنا آپ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا، آپ تو مجھے اتنے بھی اپنی زندگی میں قبول نہیں ہیں کہ آپ سے نفرت بھی کروں، کیونکہ میں آپ سے نفرت تک کا رشتہ نہیں رکھنا چاہتی اور کس چیز کی زبردستی ہے؟؟ یہ رشتہ یوں زور زبردستی سے تو نہیں ہوتا مسٹر۔۔ سوسائن دی ڈیم پیپرز ناؤ۔۔!!" وہ پھر دھاڑی تھی۔ اس بار لہجے میں بدتمیزی کی آمیزش انتہائی حد تک گھلی ہوئی تھی۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

مہراب!! نہیں کرو، ایک تباہی آئے گی۔۔" وہ بھی دباد باسا غرایا تھا۔ کیسے سمجھائے اس" لڑکی کو۔ ہزاروں سے تنہا لڑ جانے والا آج اس عورت کے آگے بے بس ہو رہا تھا۔ وہ اپنے الفاظوں سے اسے زمین کے اندر دفن کرنے کی ہمت رکھتی تھی۔

کیوں؟؟ کیا کریں گے؟؟ ہاں؟؟؟ مارے گے؟؟ ہاتھ اٹھائے گے؟؟ یا جان سے ماردیں" گے؟؟ بولیں نا!!!!!!!!!" اس بار وہ اپنی پوری طاقت لگاتی دھاڑی تھی اور اپنی کہنی اس سے چھڑانے کی کوشش کی۔

لیکن اس کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ وہ اپنی کہنی آزاد نہ کرا سکی تھی پر اس کی آواز باہر جاتی سب گھر والوں کو کمرے میں لانے کی وجہ ضرور بنی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے زیب، ایاز صاحب اور فاطمہ بیگم چاروں نے اس کی زور آزمائی اور آخری لفظ سنے تھے۔

اس نے دیوار پر لگی بڑی سی اینٹک گھڑی پر نظر ڈالی تھی۔ اتنے بڑے ہال نما کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز خوف ناک وحشت بکھیرتی، کرسی پر بندھے وجود کی سانسیں حلق میں کہیں گھونٹ چکی تھیں۔

اور مقابل بیٹھے شخص کی سرخ انگارہ آنکھیں اور ہاتھ میں دبی سگریٹ کا دھواں چاروں طرف پھیلتا موت کا سا سناٹا بکھیرتا سامنے کرسی سے بندھے پچیس سالہ لڑکے کو دہلا کر رکھ گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈیڈ!! ڈیڈ بچالیں پلیز!! ڈیڈ مجھے بچالیں!!" جگہ جگہ زخموں کے نشان اور پیشانی سے رستا" خون، دیکھ وہ بیٹے کی اذیت پر تڑپ کر رہ گیا تھا۔

"نہیں دیکھو، نہیں میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔!! کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟"

ارے کمشنر!! اتنی بھی کیا جلدی ہے؟؟" سگریٹ کا کش لیتا وہ ظالم وجابر بنا کھڑا تھا۔"

کمشنر!! تم مجھے کیا ہی دے سکتے ہو۔۔ ہاہاہا" کاٹ دار لہجے میں کہتا وہ ہنستا چلا گیا تھا۔"

شانی نے اسے دیکھتے سر جھکا لیا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنستا تھا کمشنر کے اس جملے پر۔

چلو بس بہت ہوا، کافی دیدار ہو چکا بیٹے کا۔۔" اس کے کہتے ہی شانی نے ویڈیو اوف کی تھی۔"

آؤ!! آج تمہاری ہمت کو زرا اور بڑھاتے ہیں، لڑکی۔۔" دیبا کی جانب دیکھتے اس نے اسے" آگے آنے کے لیے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانی!!!" سامنے ابلتے ہوئے گرم پانی کی طرف اشارہ کیا۔"

اس پر یہ پانی ڈالو۔۔" شانی نے دیبا کو وہ ابلتا ہوا کھولتا پانی کرسی پر بندھے وجود پر انڈیلنے کے" لیے کہا۔

نہیں!! مم،،، میں،، میں، میں نہیں!! نہیں!!" اس نے سر نہ میں ہلاتے ٹوٹے لفظوں "
میں آہستہ سے کہا۔

کل جو ہمت دکھارہیں تھیں لڑکی وہ ہی ہمت آج پھر دکھاؤ ورنہ۔۔" کچھ دیر کو رکا تھا وہ۔ "
پونی میں بالوں کو کستے وہ بے رحم وسفاک درندہ لگا تھا۔
وہ کیسے بھول سکتی تھی کہ زی معاف نہیں کرتا تھا۔ پھر چاہے سامنے دیبا فیاض ہی کیوں نہ ہو۔

آئی ایم سوری!! میرا بات کرنے کا طریقہ غلط تھا پر میرا کام۔۔" اپنی غلطی تسلیم کرنے "
کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ہٹ دھرمی پر ابھی بھی قائم تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈالو!!!!!" سفاکیت سے دھاڑا تھا وہ۔ اس کی دھاڑ میں شیر کی سی ہیبت تھی کہ وہ لڑکی "
لڑکھڑاتے قدموں کے باوجود کھولتا پانی اس پر انڈیل گئی۔ جس پر کرسی پر بندھے وجود کی
چیخیں پورے ہال نما کمرے میں گونجتی وہاں کھڑے سب لوگوں کے دل دہلا گئی تھیں۔

جا جا جانے دو مجھے میں۔۔" درد سے بلبلاتا وہ بول بھی نہیں پا رہا تھا۔"

معاف کرنا زی کی سرشت میں نہیں۔۔" کہتے اس نے اپنی گہری ہوتی بھوری آنکھیں" اٹھائیں تھیں، اس کی آنکھوں کا قہر مقابل میں جینے کی آخری امید کا دم توڑ دینے کے لیے کافی تھا۔

دیبا کی میچی آنکھیں دیکھتے اس نے مسکراتے ہوئے پستول کا ٹریگر دبایا۔ بنا دیکھے بھی اس کا نشانہ ہمیشہ کی طرح اپنے ہدف پر لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صاف کرو یہ سب۔۔" کرسی پر بندھے وجود کے بے جان ہوتے وجود کو حقارت سے دیکھتا" بولا۔

"زی!! سلطان کی کال ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بولو؟؟"فون لیتے کان سے لگایا۔سلطان کے نام پر دیبا کے چہرے پر نفرت کے تاثرات "
رقم ہوتے وہ دیکھ چکا تھا۔اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا۔
ایک لمحہ لگایا تھا اس نے یہاں سے جانے میں۔تیر کی سی تیزی سے زی کو دیکھتی باہر نکلی۔
پہلے ہی اس سب سے اس کا دل عجیب ہو رہا تھا۔

کیا بدتمیزی ہے یہ اکشم؟؟ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔"ایاز صاحب اس کے قریب آتے اس کا "
ہاتھ اس کی کہنی سے ہٹا گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہیں،اپنی چہیتی سے پوچھیں یہ دیکھیں۔۔خلا کے پیپرز!آپ کی چہیتی "
نے خلا کا مطالبہ کیا ہے مجھ سے۔۔آپ بدتمیزی کی بات کرتے ہیں،میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ
اس کی اور اپنی جان ایک کردوں،پر دیکھیں کس ضبط سے کھڑا ہوں۔۔"کہتا وہ طیش کے عالم
میں اس کی طرف بڑھا تھا کہ ایاز صاحب کے لفظ اس کے قدم روک گئے۔

''ہم جانتے ہیں، ہمیں بتایا تھا اس نے۔۔''

بھائی؟؟''حیرت سے وہ بھائی کو دیکھے گیا۔''

اکشم میری بات۔۔۔''فاطمہ بیگم بھی آگے بڑھیں۔''

بھابھی آپ بھی ان کے ساتھ ہیں؟''ان کا انداز اکشم کو یہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ بھی پہلے سے'' جانتی تھیں اس کی بربادی کے بارے میں۔

اکشم! میری جان، میری بات سنو، دیکھو تم دونوں کی بہتری اسی میں ہے۔۔''اس کی'' آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ وہ بے چین ہو اٹھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پلیز بھابھی پلیز!!!! چپ ہو جائیں، آگے کچھ مت کہیں۔۔یہ پاگل ہو گئی ہے، اور اسے کیسے ٹھیک کرنا ہے میں جانتا ہوں، پر آپ لوگ؟ آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟" اپنے بال مٹھی میں لیتا، وہ انہیں انتہائی بے بس لگا تھا۔

"میں نے تم سے کہا تھا، کہ اس بار مجھے شرمندہ نہ کروانا۔۔" ایاز صاحب بھائی کی حالت پر کرب سے گزرنے کے باجود مہراب کے حمایتی بنے۔

"کیا بات کر رہے ہیں آپ بھائی۔۔! اور تم!! تم میری بات کان کھول کر سن لو، بہت شوق ہے نا خلا لینے کا؟؟ اب رخصتی کی تیاری کرو۔۔ یہ میری ہی غلطی تھی کہ سب وقت پر چھوڑا۔۔"

"جان سے مار دوں گی میں تمہیں۔۔" اس کے آخری جملے پر وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتی چنگھاڑا اٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماردو گی؟؟واقعی؟ تمہیں لگتا ہے__ کہ تم نے کوئی کسر چھوڑی ہے؟؟" ٹوٹے لہجے میں کہتا وہ دو قدم اس کی جانب بڑھا گیا۔

"کیوں نہیں دے رہے طلاق؟؟ تم دونوں ساتھ نہیں رہ سکتے۔۔یہ رشتے زورزبردستی سے چلنے والے نہیں ہوتے ہیں، کل بھی تم اس کے ساتھ زیادتی کر گئے تھے، آج بھی کر رہے ہو۔۔" ایازمیر آگے آتے اس کے اور مہراب کے درمیان کھڑے ہوئے۔

"آپ جو چاہے کرلیں، یہ نہ ممکن ہے، یہ مجھ سے جڑی ہے اور میرے مرتے دم تک یہ مجھ سے ہی جڑی رہے گی۔۔میں اپنی زیادتیوں کے لیے شرمندہ ہوں، معافی مانگ رہا ہوں۔۔" ان کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔

"نہیں کروں گی معاف، کبھی نہیں کروں گی مجھے رسوائی کی بھینٹ چڑھانے والے کی میں شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی اور دیکھتی ہوں کیسے نہیں دیتے تم مجھے طلاق۔۔" پیچھے سے وہ کسی کا لحاظ کیے بنا چلائی تھی۔

مہراب!!! سارے لحاظ بھولتی جارہی ہو۔۔" فاطمہ میر اسکی طرف آئیں۔"

"نہیں آپی! آپ مجھ سے کسی طرح کی کوئی امید مت رکھیے گا۔۔"

اور بھائی آپ، آپ دونوں نے کہا تھا کہ میں اگر آگئی تو آپ لوگ میری ہر شرط مانے" گے، یہ ہی شرط ہے میری، مجھے اس آدمی سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا، ڈاکیومنٹس کی حد تک بھی نہیں۔۔ پلیز!! بھائی آپ کہیں اسے۔۔" پتھر ہوئی آنکھوں سے اس نے آج سخت دلی کی انتہا کی تھی اور اس کا یہ انداز اکثم میر کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔ اتنی نفرت وہ اس سے اتنی نفرت کرتی تھی۔

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے کھولتا پانی پھینک دیا ہو اس پر اور راحت کی کوئی امید نہ باقی رہی تھی۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

میری۔۔"اکشم نے اس کی طرف بڑھتے کچھ کہنا چاہا۔"

بس کردو اکشم!!دور رہو اس سے اور جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو تیار کرو اور سائن کرو پیپرز۔"کس دل سے انہوں نے کہا تھا یہ شاید ہی کوئی سمجھ سکتا، لیکن اب وہ سامنے کھڑی لڑکی کے ساتھ اور غلط ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔پھر چاہے بھائی ہی کیوں نہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہو۔

وہ حیران نظروں سے ایاز میر کو مہراب کا ہاتھ تھامے باہر جاتا دیکھتا رہ گیا۔فاطمہ بھی خاموشی سے آنسو پوچھتی ان کے پیچھے باہر نکلیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیڈ پر گرتے اس نے اپنا سر ہاتھوں پر جھکا لیا۔آج پہلی بار اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ گرتا زمین پر جذب ہوا۔ہاں وہ لمبا چوڑا وجاہت سے بھرپور مرد آج کمزور پڑ رہا تھا۔

اپنی کل کائنات کو اجڑتا دیکھ وہ پاگل ہونے کے درپہ تھا۔

اپنی کائنات سب کے لیے ایک سی ہوتی ہے پھر چاہے کوئی کہیں کا سلطان ہو یا غلام،اپنی کائنات کسے عزیز نہیں ہوتی۔

چاچو۔۔!!" زیب اس کے پاس بیٹھی۔"

"میں یہ نہیں کر سکتا۔۔"

"مگر۔۔۔"

"نہیں زیب! میں یہ نہیں کر سکتا۔۔ میں کیا کروں کہ وہ، وہ سب بھول جائے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چاچو آپ سے زیادہ میرے لیے کوئی اہم نہیں ہے مگر چاچو ___ عورت میں اللہ نے بہت" صبر اور برداشت رکھی ہے، بہت نرم دل بنایا ہے لیکن جب اسی عورت کی عزت پر بات آتی ہے نا تب اس سے زیادہ ظالم کوئی
نہیں ہوتا۔اپنی رسوائی وہ کبھی نہیں بھولتی پھر چاہے سامنے پسندیدہ محرم مرد بھی کیوں نا کھڑا ہو۔وہ ظالم بن جاتی ہے۔وہ پھر جبر کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتی وہ

اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی۔لاکھ محبت صحیح پر وہ جانتی تھی کہ مہراب کا اسے معاف کرنا مشکل تھا۔

وہ سب میں نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا تھا،اور وہ مجھے سزا دے دے۔۔جو چاہے کرے پر" "یوں راستے الگ نہ کرے۔۔

عورت کا جبر یہ ہی ہوتا ہے چاچو،اس کا ظلم خاموشی کی مار مارنا،خود کو الگ کر لینا اور راستے" "جدا کر لینا ہی ہوتا ہے۔۔! میں نے کہا نہ وہ بہت ظالم ہوتی ہے۔۔بہت زیادہ۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اکشم نے اپنی چھوٹی سی بھتیجی کو دیکھا تھا جو اسے کافی تلخ حقائق سے آگاہی فراہم کرتی اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس کرا گئی تھی۔

سر اس طرح خالی نہیں کرے گے وہ لوگ زمین۔۔ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کی "
" جھونپڑیوں کو آگ لگادی جائے۔۔

تو انتظار کس چیز کا ہے ؟لگادو آگ۔۔۔" عام سے انداز میں کہتے زین یزدانی نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ لوگ اسے سنگ دل کیوں کہتے تھے۔

پر سر وہاں آبادی ہے۔" پاس کھڑا دوسرا آدمی بولا۔"

سمجھا چکے ہیں،اب یہ ان کی خود کی غلطی ہے،ہم منہ مانگی رقم دے رہے تھے۔۔انہوں " خود اپنے لیے یہ راستہ چنا ہے۔۔" پہلا آدمی سنگ دلی سے بولا۔

دیکھ لو،کوشش کرنا کہ جانی نقصان نہ ہو۔۔" زین نے ایک نظر اسے دیکھتے اپنی فائل پر نظریں جمائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے صرف اس زمین سے مطلب ہے، آئی وانٹ دیٹ لینڈ ایٹ اینی کوسٹ۔!!“ ایک سخت نگاہ ان پر ڈالتے انہیں باہر جانے کا اشارہ کیا۔

”!! کتنا ظالم ہے یہ شخص“

”ظالم نہیں ہے حاکم ہے۔۔“

”حاکم تو صرف خدا کی ذات ہے۔۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں ! بے شک پر دنیا میں اس زمین پر بھی کچھ ایسے حاکم پائے جاتے ہیں۔۔ جو اس کے کہے ”کے مطابق نہ چلے اس کے ساتھ وہ ایسا ہی ہے۔۔“

دوسرے آدمی کو ہمدردی ہوئی تھی ان بستی والوں سے۔ لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا یہ اس کا کام تھا اسے کرنا تھا۔

،چل ہمارے دھندے میں ہمدردی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔ہمدردی سے پیٹ نہیں بھرتا" پیٹ اس سنگ دل کے پیسوں سے بھرتا ہے۔۔" تلخی سے کہتا وہ اس ظلمت کے کنویں میں ڈوبا نظر آرہا تھا۔

-

یونیورسٹی سے اپنی کلاسز لیتی وہ جلدی چھٹی لے کر نکلتی۔بہت سوچ سمجھ کر وہ گاڑی عالم انٹرپرائزز کے رستے پر موڑ چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسلام وعلیکم! مجھے مسٹر غزوان عالم سے ملنا ہے۔"مضبوط لہجے میں کہتی وہ ہر پل اپنے آپ" کو اس کے روبرو جانے کے لیے تیار کر رہی تھی۔

میم! آپ ویٹنگ ایریا میں انتظار کریں، سر ابھی میٹنگ میں ہیں، جیسے ہی فری ہوتے ہیں" میں آپ کو بتاتی ہوں۔"ریسیپشنسٹ نے غزوان کے سیکریٹری سے بات کرنے کے بعد مسکرا کر اسے دیکھتے انتظار کرنے کا کہا۔

مسکرا کر کہتی سر ہلا گئی۔ " !!sure اوکے"

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔اس نے ایک مرتبہ ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظر ڈالی۔جہاں بارہ بج رہے تھے۔

ویٹنگ ایریا میں بیٹھے دو نفوس اسے دیکھتے آپس میں کچھ کھسر پھسر کرتے ہنس رہے تھے۔

،اس نے گھورتے ہوئے ان دونوں آدمیوں کو دیکھا تھا جو اس سے عمر میں کئی بڑے لگتے لیکن اخلاق سے گری یہ حرکت کرتے کافی چھوٹے ظاہر ہو رہے تھے۔وہ بس خاموشی سے گھورتی اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر گئی۔

فون پر بات کرتا وہ ویٹنگ ایریا کی طرف نکل آیا تھا جب اس کی نظر عناب پر پڑی اور یہ منظر بھی اس کی آنکھوں سے چھپ نہیں سکا تھا۔کال کٹ کرتا وہ ایک لحظے میں اس تک پہنچتا ان آدمیوں اور اس کے درمیان حائل ہوتا کھڑا ہوا۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ بھی اسے دیکھتی کھڑی ہو چکی تھی۔"

-

"بابا آپ جائیں اندر کچھ ٹیسٹ ہونے ہیں آپ کے، میں جب تک یہاں بیٹھی ہوں۔۔"

ابراج صاحب سے کہتی وہ انہیں ایکسرے روم میں چھوڑتی خود باہر ویٹنگ ایریا میں آکر بیٹھ گئی۔

کافی دیر بیٹھے رہنے سے بور ہوتی وہ اٹھ کر باہر آگئی، کاریڈور میں ٹہلتی اسے کسی کی دبی دبی سی آواز سنائی دی تھی جو سیدھی طرف سے مڑتے ایک بند دروازے سے آرہی تھی۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوتی وہ آہستہ آہستہ قدم دروازے کی جانب موڑ گئی۔

یہاں کون ہو سکتا ہے؟؟" اسٹور یج روم لکھا دیکھ، وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکی لیکن پھر" ہمت کرتی آگے بڑھتے دروازہ کھول گئی تھی۔ آگے کا منظر اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ گیا تھا۔ پھٹی آنکھوں سے مقابل کھڑے شخص کے ہاتھ میں پسٹل اور زمین پر گرے وارڈ بوائے کو دیکھ وہ چکرانے کو تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میی۔۔ی۔ر۔۔!!!"آہستہ سے اس کے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے تین لفظ ادا ہوئے"

تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: